WATTAN
The Urdu Daily
روزنامہ
وطن
بڈگام

سنیچروار
18 اپریل 2026
SATURDAY
18 APRIL - 2026

صفحہ 08 شریاس ایر کی شاندار فارم، سلیکٹرز کی توجہ حاصل کی

صفحہ 08 پیٹ کمنز کی آئی پی ایل میں واپسی کی راہ ہموار

The Urdu Daily WATTAN Budgam | RNI No. JKURD/2011/37141 | قیمت: 02 روپے | صفحات: 08 | شمارہ نمبر: 91 | جلد: 16

ملک کی آدھی آبادی کو اس کے حقوق دینے کا وقت آ گیا

خواتین کو مزید بااختیار بنا کر ہم نئی تاریخ بنانے کی دہلیز پر

حکومت نے قانون سازی سے متعلق تمام خدشات اور غلط فہمیوں کو حقائق کے ساتھ دور کیا / وزیر اعظم مودی

سرینگر // 17 اپریل // سی این آئی // تمام لوک سبھا ممبران سے خواتین کے ریزرویشن بل کے حق میں ووٹ دینے کی اپیل کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ یہ یقینی بنانے کا وقت آ گیا ہے کہ ملک کی نصف آبادی کو فیصلہ سازی میں اس کا حق حاصل ہو۔ سی این آئی کے مطابق وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ ملک کی آدھی آبادی کو اس کے حقوق دینے کا وقت آ گیا ہے۔ وزیر اعظم مودی نے تمام

اراکین پر زور دیا کہ وہ ایسا کچھ نہ کریں جس سے ہندوستان بھر کی خواتین کے جذبات کو ٹھیس پہنچے۔ انہوں نے ایکس پر پوسٹ کی گئی اپنی اپیل میں کہا" کروڑوں خواتین ہمیں ہمارے ارادے اور ہمارے فیصلوں کو دیکھ رہی ہیں۔ میں ایک بار پھر درخواست کرتا ہوں کہ ہر کوئی ناری شکتی وندن ادھینیم میں ترمیم کی حمایت کرے"۔ انہوں نے کہا کہ قانون ساز اداروں میں خواتین کے لیے/ 102

13 جولائی کو چیف آف دی آرمی اسٹاف کی سربراہی میں منعقد کمانڈرس کانفرنس اختتام پذیر

سرینگر // 17 اپریل // اے پی آئی // چیف آف آرمی اسٹاف کی سربراہی میں آرمی کمانڈرس کانفرنس اختتام پذیر، آپریشنل تیاری بڑھانے، نیٹ ورکنگ ڈیٹا، سینٹرک حکمت عملی کے فروغ پر تفصیلی غور، خود انحصاری کیلئے دفاعی پیداوار تیز کرنے کی اشد ضرورت۔ اے پی آئی نیوز کے مطابق دو سالہ آرمی کمانڈرس کانفرنس اے سی سی جس کی صدارت چیف آف دی آرمی اسٹاف نے کی۔ 13 اپریل 2026 کو شروع ہو کر 16 اپریل 2026 کو اختتام پذیر ہو گئی۔ کانفرنس میں اؤ اے ایس کے علاوہ اعلیٰ فوجی قیادت نے/ 101

پارلیمنٹ میں طویل بحث کے دوران آدھی رات کو خواتین ریزرویشن قانون نافذ، سرکاری نوٹیفکیشن جاری

آئین کی 106 ویں ترمیم کے تحت منظور شدہ یہ قانون 16 اپریل 2026 سے مؤثر ہو گیا۔ مرکزی وزارت قانون

سرینگر // 17 اپریل // وی او آئی // مرکزی قانون وزارت نے خواتین کو 33 فیصد ریزرویشن دینے والے آئینی ترمیمی قانون کو 16 اپریل 2026 سے نافذ کر دیا، تاہم اس کے عملی نفاذ کو مردم شماری اور حد بندی سے مشروط رکھا گیا ہے۔ وائس آف انڈیا کے مطابق ملک کی پارلیمنٹ میں خواتین ریزرویشن اور حد بندی بل پر جاری شدید بحث کے درمیان مرکزی حکومت نے ایک اہم قدم اٹھاتے ہوئے خواتین کو 33 فیصد ریزرویشن فراہم کرنے والے آئینی قانون کو نافذ کرنے کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے۔ مرکزی قانون وزارت کے مطابق آئین کی 106 ویں ترمیم کے تحت منظور شدہ یہ قانون 16 اپریل 2026 سے مؤثر ہو گیا ہے، تاہم اس کے فوری عملی اطلاق پر اب بھی سوالات برقرار ہیں۔ سرکاری نوٹیفکیشن میں واضح کیا گیا ہے کہ اس قانون کی دفعات مقررہ تاریخ سے نافذ ہوں گی، لیکن اس میں یہ وضاحت نہیں کی گئی کہ پارلیمنٹ میں/ 103

لیفٹیننٹ گورنر نے جموں میں بھگوان پر شورام جی جینتی کی یاد میں شوبھا یاترا کو جھنڈی دِکھا کر روانہ کیا

جموں // یو این آئی // لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے جمعہ کے روز بھگوان پرشورام جی جینتی کی یاد میں چانکیہ چوک پریڈ جموں سے ایک بڑی شوبھا یاترا کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ اس جلوس کا اہتمام ڈوگرہ برہمن پرتی ندھی سبھا نے کیا تھا جس میں بھگوان پرشورام جو بھگوان وشنو کے چھٹے اوتار ہیں، کی زندگی اور تعلیمات کو اجاگر کیا گیا ہے۔ اس سے قبل لیفٹیننٹ گورنر نے بھگوان پرشورام کو گلہائے عقیدت پیش کیے اور سب کے لئے امن، ترقی اور خوشحالی کی دعا کی۔ فلیگ آف تقریب

میں صدر ڈوگرہ برہمن پرتی ندھی سبھا وید پرکاش شرما اور آرگنائزنگ کمیٹی کے ممبران جن میں پرشوتم چندر شرما، چندر موہن شرما، سوجنیا شرما، سریندر شرما، بی ڈی شرما، انجینئر راجیش اور رمن شرما شامل تھے، مذہبی تنظیموں کے سربراہان، ممتاز شہری اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے 104

ملک میں ناری شکتی کو سماجی تحفظ دینے کی اشد ضرورت / نائب وزیر اعلیٰ

سرینگر // 17 اپریل // اے پی آئی // خواتین کیلئے 33 فیصد ریزرویشن کی حمایت کرتے ہوئے جموں و کشمیر کے نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ملک میں خواتین کو سماجی تحفظ اور ان کے خلاف ڈھائے جانے والے مظالم کو روکنے کیلئے اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے۔ خواتین ریزرویشن کی ہر ایک سیاسی پارٹی حمایت کرتی ہے تاہم اس کے پیچھے پک اینڈ چوز تو نہیں ہے۔ اے پی آئی نیوز کے مطابق جموں و کشمیر کے نائب وزیر اعلیٰ نے پارلیمنٹ کے خصوصی اجلاس کے دوران خواتین/ 105

100 روزہ نشے سے پاک جموں و کشمیر مہم: پولیس کی ہمہ رُخی کارروائیاں

ٹنل کے آر پار 10 ملزمان گرفتار، بھاری مقدار میں ہیروئین، چرس اور دیگر نشہ آور مادہ ضبط

سری نگر // 17 اپریل // جے کے این ایس // نشے سے پاک جموں و کشمیر کی 100 روزہ مہم کے تحت اننت ناگ پولیس نے اپنی انسداد منشیات مہم جاری رکھتے ہوئے جمعہ کو ضلع بھر میں 3 الگ الگ کارروائیوں میں 5 منشیات فروشوں کو گرفتار کیا اور معمول کے ناکہ چیکنگ کے دوران ممنوعہ اشیاء کی برآمدگی کی۔ جے کے این ایس کے مطابق پولیس نے تفصیلات فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ پہلی کارروائی میں، پولیس اسٹیشن کوکرناگ کی ایک پولیس پارٹی نے ہنگول گنڈ کوکرناگ میں ناکہ چیکنگ کے دوران نذیر احمد ڈار ولد عبدالغنی ڈار ساکنہ بدورا کوکرناگ کو گرفتار کیا۔ اسکی ذاتی تلاشی کے دوران اس کے قبضے سے 7.84 گرام ہیروئن نما مادہ برآمد ہوا۔ اس کے مطابق، مقدمہ ایف آئی آر نمبر 25/2026 زیر سیکشن 8/21 این ڈی پی ایس ایکٹ پولیس اسٹیشن کوکرناگ میں درج کیا گیا۔ ایک اور کارروائی میں، پولیس تھانہ ڈورو سے ایک پولیس پارٹی نے ناکے کی چیکنگ کے دوران ایک تویرا گاڑی زیر نمبر JK02AW-1305 کو روکا جس میں سوار 2 افراد بشمول ڈرائیور جن کی شناخت اعجاز احمد تانترے ولد منظور احمد تانترے ساکنہ کاپرن حال آچھی ڈورہ اننت ناگ اور رئیس احمد شیخ ولد بشیر احمد شیخ ساکنہ خریتی، لارنو کے طور پر کی گئی ہے۔ تلاشی کے دوران ان کے قبضے سے 5.91 گرام براؤن شوگر نما مادہ برآمد ہوا۔ قانون کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اور تفتیش جاری ہے۔ ایک تیسرے واقعے میں، پولیس چوکی کھنہ بل سے ایک پولیس پارٹی نے ہرناگ کراسنگ پر ناکے کی چیکنگ کے دوران 2 افراد کو گرفتار کیا جن کی شناخت کبیل احمد بھٹ ولد غلام قادر بھٹ ساکنہ کرنگسومن اور عمر خان ولد عبدالرحمان خان ساکنہ ریاسی کے طور پر ہوئی۔ ان کی ذاتی تلاشی کے دوران تقریباً 2 گرام ہیروئن نما ممنوعہ مادہ برآمد ہوا۔ اس سلسلے میں پولیس اسٹیشن اننت ناگ میں ایک مقدمہ ایف آئی آر نمبر 104/2026 زیر سیکشن 8/21-29 این ڈی پی ایس ایکٹ درج کیا گیا۔ اننت ناگ پولیس منشیات کی لعنت کے خلاف اپنی زیرو ٹالرینس کی پالیسی پر کاربند ہے اور عام لوگوں سے تعاون کرنے اور معاشرے کی/ 106

صوبائی کمشنر نے نور باغ میں

60 ایم ایل ڈی سوریج ٹریٹمنٹ پلانٹ کو مئی کے آخر تک فعال بنانے کی ہدایت دی

سرینگر // 17 اپریل // اے پی آئی // صوبائی کمشنر کشمیر نے نور باغ میں قائم 60 ایم ایل ڈی سوریج ٹریٹمنٹ پلانٹ سمیت کشمیر میں جاری دیگر اہم منصوبوں کی پیش رفت کا تفصیلی جائزہ لیا۔ یہ منصوبے اربن اینوائرمنٹل انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے تحت عمل میں لائے جا رہے ہیں۔ اے پی آئی نیوز کے مطابق صوبائی کمشنر کشمیر انشل گرگ نے سرینگر کے نور باغ

علاقے میں قائم ایم ایل ڈی سوریج ٹریٹمنٹ اور دیگر منصوبوں پر ہو رہے کام کاج کا تفصیلی جائزہ اعلیٰ سطحی میٹنگ کے دوران لیا۔ اس میٹنگ/ 107

سوپور پولیس کا منشیات فروشوں کیخلاف کریک ڈاؤن جاری

34 ایف آئی آر درج، 40 ملزمان گرفتار

منشیات سے پاک سوپور پر توجہ مرکوز: ایس ایس پی افتخار طالب

سری نگر // 17 اپریل // جے کے این ایس // منشیات کی اسمگلنگ اور منشیات کے استعمال کیخلاف اپنے مسلسل کریک ڈاؤن کو جاری رکھتے ہوئے، سوپور پولیس نے اپنی جاری انسداد منشیات مہم میں اہم کامیابی حاصل کی ہے، 17 اپریل تک 34 ایف آئی آر درج کر کے 40 افراد کو گرفتار کیا ہے۔ خبر رساں ایجنسی/ 108

حج 2026 کی ادائیگی کے دوران سعودی عرب حکومت کے سخت اقدامات

غیر قانونی حج داخلے پر 24.9 لاکھ روپے تک جرمانے اور دس سال کی پابندی کا اعلان

سرینگر // 17 اپریل // سی این آئی // حج 2026 کی ادائیگی کے دوران سعودی عرب حکومت نے سخت اقدامات کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ غیر قانونی حج داخلے پر 24.9 لاکھ روپے تک جرمانے اور دس سال کی پابندی ہوگی۔ سی این آئی کے مطابق سعودی عرب حکومت نے ایک اہم فیصلہ میں اعلان کیا ہے کہ سال رواں میں حج کی ادائیگی کے دوران غیر قانونی حج داخلے پر 24.9 لاکھ روپے تک جرمانے اور دس سال کی پابندی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری اجازت نامے کے بغیر حج کرنے والے یا غیر قانونی طور پر ایسا کرنے میں وزٹ ویزا رکھنے والوں کی مدد کرنے والے افراد کے لیے سخت سزاؤں کا اعلان کیا ہے، جس میں ایک دس ہزار ریال (تقریباً 24.9 لاکھ روپے) تک کے جرمانے شامل ہیں۔ ایکس پر پوسٹ کردہ ایک بیان میں/ 109

ہاؤس کمیٹی نے راجوری۔ پونچھ میں جل جیون مشن کاموں کا زمینی معائنہ کیا

پونچھ // یو این آئی // جموں و کشمیر یوٹی میں جل جیون مشن (جے جے ایم) کی عمل آوری کا جائزہ لینے کے لئے تشکیل دی گئی تیرہ رُکنی ہاؤس کمیٹی نے ضلع پونچھ میں مختلف واٹر سپلائی سکیموں کا زمینی معائنہ کیا۔ اس کمیٹی کی قیادت رُکن اسمبلی حسنین مسعودی کر رہے تھے جس میں الطاف احمد وانی، اعجاز احمد جان، رنبیر سنگھ پٹھانیہ، تنویر صادق، جاوید ریاض بیدار، رفیق احمد نائیک اور ارجن سنگھ راجو ممبران شامل تھے۔ دورے کے دوران کمیٹی نے منڈی میں متعدد واٹر سپلائی سکیموں کا/ 110

چیف سیکریٹری اتل ڈولو نے لیا اعلیٰ سطحی میٹنگ میں امرناتھ یاترا 2026 کی تیاریوں کا جائزہ لیا

3 جولائی سے 28 اگست تک 57 روزہ یاترا

15 اپریل سے آن لائن اور آف لائن رجسٹریشن شروع، پہلے دن 19402 نے کرائی رجسٹریشن

جموں، سرینگر قومی شاہراہ، بال تل اور چندن واڑی راستوں پر خصوصی توجہ دینے کی افسروں کو ہدایت

سری نگر // 17 اپریل // جے کے این ایس // چیف سیکریٹری جموں کشمیر اتل ڈولو نے شری امرناتھ جی شرائن بورڈ کی ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ کی صدارت کرتے ہوئے سالانہ 2026 شری امرناتھ یاترا کے لیے کی جا رہی تیاریوں کا تفصیلی جائزہ لیا۔ یہ 57 روزہ یاترا 3 جولائی سے شروع ہو کر 28 اگست 2026 تک جاری رہے گی۔ جے کے این ایس کے مطابق جموں میں منعقدہ اس جائزہ میٹنگ میں ڈی جی پی نلین

پربھات کے علاوہ سول انتظامیہ اور پولیس کے اعلیٰ افسران نے شرکت کی۔ چیف سیکریٹری نے یاتریوں کی محفوظ اور ہموار نقل و حرکت کو یقینی بنانے پر زور دیتے ہوئے جموں، سرینگر قومی شاہراہ اور بال تل و چندن واڑی راستوں/ 111

وادی میں جاری خراب موسم کے بیچ اہلیان وادی پھر سردی کا احساس دلایا

سرینگر سمیت وادی کے دوسرے اضلاع میں بارشیں

سیاحتی مقامات پر ہلکی برفباری

سرینگر // 17 اپریل // سی این آئی // وادی کشمیر میں جاری خراب موسم کے بیچ اہلیان وادی کو ایک بار پھر سردی کا احساس دلایا۔ شہر سرینگر سمیت وادی کے دوسرے اضلاع میں دوران شب بارشیں جبکہ سیاحتی مقامات گلمرگ، دراس اور مژحل علاقوں میں تازہ برفباری ہوئی۔ کہیں علاقوں میں تیز ہواؤں کے نتیجے سردی کی شدت میں اضافہ ہوا جبکہ کہیں کہیں پر گرج چمکنے کے ساتھ ہلکی موسلا دار بارشیں بھی ہوئی۔ اسی دوران محکمہ موسمیات نے مجموعی طور پر 20 اپریل تک خراب موسم رہنے کی پیشگوئی کرتے 17 سے

19 اپریل کو وسیع پیمانے پر بارشوں کے ایک اور مرحلے کا امکان ظاہر کیا ہے۔ سی این آئی کے مطابق وادی کشمیر میں موسم پھر سے تبدیل ہو گیا۔ جس دوران وادی کشمیر میں موسمی تبدیلی ہوئی اور دوران شب سے ہی بارشوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ رشوں کے نتیجے میں موسم سرما جیسا احساس دوبارہ لوٹ آیا۔ بارشوں کے نتیجے میں ندی نالوں میں پانی کا تیز بہاؤ بڑھ گیا۔ محکمہ موسمیات کے مطابق بارشوں کے نتیجے میں شبانہ درجہ حرارت میں کمی آئی ہے سی این آئی کے مطابق وادی کشمیر میں/ 112

تحریر۔۔۔
فضل الرحمٰن، لکھنوو

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے اقلیتی کردار کا مقدمہ سپریم کورٹ میں چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ کی قیادت والی سات رکنی بنچ کے سامنے زیر سماعت ہے جس پر پوری دنیا کی علیگ برادری سمیت باشعور مسلمانوں اور دیگر لوگوں کی نگاہیں مرکوز ہیں۔ گزشتہ 9 جنوری کو شدت سے انتظار کیے جانے والے معاملہ کی سماعت کا آغاز سات رکنی بنچ کے سامنے ہوا اور میڈیا میں اس کے تمام پہلو سامنے آنے لگے، کچھ تو مقدمہ کی سماعت میں فریقوں کی جانب سے کی جانے والی بحث کی رپورٹنگ کی صورت میں تو کچھ مختلف میڈیا پلیٹ فارموں پر متنوع اور متضاد آراء کی صورت میں، جس کے باعث میڈیا کو معاملہ کو منفی رنگ دینے اور مسلم اقلیت کو نشانہ بنانے کا موقع بھی ہاتھ آگیا۔ سماعت کی اگلی تاریخ 23 جنوری مقرر کی گئی ہے۔

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کیس، منظر اور پس منظر

مسلمانوں کے تعلیمی وثقافتی تشخص سے وابستہ عدالتی فیصلہ کے دوررس اثرات مرتب ہوں گے

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اور مسلم اصلاحی تحریکوں میں دلچسپی رکھنے والے افراد اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی داغ بیل عظیم مصلح اور دانشور سرسید احمد خاں نے ڈالی تھی۔ انہی کی ہمہ جہت کوششوں اور فکری و عملی جدوجہد سے علی گڑھ میں 24 مئی 1875ء کو مدرس العلوم کی بنیاد پڑی جسے دو سال بعد محمڈن اینگلو اورینٹل (ایم اے او) کالج کا نام دیا گیا۔ یہی کالج ایک طویل جدوجہد اور تحریک (1898 تا 1920) کے بعد 1920ء میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے نام سے ایک یونیورسٹی میں تبدیل ہوا۔ اس سلسلہ میں سنٹرل لیجسلیچر میں ایک قانون لایا گیا اور محمڈن اینگلو اورینٹل کالج کے تمام کورسیز، اس کی تمام املاک، عملہ کے اراکین اور طلباء یونیورسٹی کا حصہ بنے۔ 17 دسمبر 1920ء سے یونیورسٹی نے کام کرنا شروع کر دیا۔ اس جدوجہد میں ایک اہم کردار 1886ء میں قائم ہونے والی محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس نے بھی نبھایا جس نے گرلز کالج کے قیام کی بھی راہ ہموار کی۔

اس پورے معاملہ پر اے ایم یو کی تاریخ پر گہری نگاہ رکھنے والے اور اے ایم یو کے شعبہ تاریخ کے استاد پروفیسر محمد سجاد کا کہنا ہے کہ سپریم کورٹ قانونی پہلووں سے اس آئینی مسئلہ کا جائزہ لے رہا ہے جس پر کوئی تبصرہ فی الحال نہیں کیا جاسکتا، لیکن جہاں تک مسلمانوں کے ذریعہ اے ایم یو کے قیام کی تاریخ کا تعلق ہے تو اس بات کو 1967ء میں عزیز باشا آف مدراس بنام حکومت ہند مقدمہ میں بھی سپریم کورٹ نے تسلیم کیا ہے اور اس کے تاریخی تسلسل کا حوالہ دیا ہے۔ سپریم کورٹ نے محض اس بنیاد پر اے ایم یو کو اقلیتی ادارہ نہیں مانا کہ یہ پارلیمنٹ میں لائے گئے مرکزی قانون کے تحت قائم کردہ یونیورسٹی ہے اور ملک کی آزادی کے بعد اب یہ ایک سنٹرل یونیورسٹی ہے جس کا خصوصی ذکر آئین ہند میں قومی اہمیت کے حامل کے ادارے کے طور پر کیا گیا ہے۔ عزیز باشا کے مقدمہ میں کورٹ نے یہ فیصلہ دیا کہ پارلیمنٹ کے ایکٹ سے دستور ہند کے آرٹیکل 30 کے تحت قائم ہونے والی کوئی سنٹرل یونیورسٹی اقلیتی ادارہ نہیں ہوسکتی، جس کی صحت یا عدم صحت کا فیصلہ موجودہ سات رکنی بنچ کو کرنا ہے اور ہمیں فیصلہ کا انتظار کرنا چاہیے۔

پروفیسر سجاد نے کہا کہ اگست 1920 میں سنٹرل لیجسلیٹیو کونسل میں اے ایم یو کے بل پر اپنی بات رکھتے ہوئے سر محمد شفیع نے کہا تھا کہ گورنمنٹ آف انڈیا مجوزہ یونیورسٹی کو خاطر خواہ مالی تعاون دے گی جو ایک تعلیمی ادارے کے طور پر ہندوستانی مسلمانوں کے لیے سودمند ثابت ہوگی۔

پروفیسر سجاد کے بقول برطانوی راج میں پاس ہونے والے ایکٹ کے تحت اے ایم یو کورٹ کے سبھی اراکین مسلم ہی ہوا کرتے تھے۔ آزادی کے بعد 1951ء میں ایک ترمیمی بل آیا اور غیر مسلموں کو بھی اے ایم یو کورٹ کا ممبر بنایا جانے لگا، جو ملک کے سیکولر کردار کا عکاس تھا۔ مولانا ابوالکلام آزاد اس وقت ملک کے وزیر تعلیم اور ڈاکٹر ذاکر حسین اے ایم یو کے وائس چانسلر تھے۔

اے ایم یو ایکٹ میں ترمیم اور عزیز باشا کیس

1965ء میں اے ایم یو ایکٹ میں ترمیم کی گئی جس سے اے ایم یو کورٹ، گورننگ باڈی کے بجائے ایک ایڈوائزری باڈی بن گئی اور ایگزیکیٹیو کونسل کے اراکین اور وائس چانسلر کی تقرری صدر جمہوریہ ہند کے ذریعہ کی جانے لگی۔ اس کے علاوہ مسلم طلباء کے لیے دینیات کی لازمی تعلیم کو بھی ختم کردیا گیا۔ اس کے دو سال بعد اکتوبر 1967ء میں سپریم کورٹ کی پانچ رکنی بنچ نے مشہور ایس عزیز باشا کیس میں یہ فیصلہ دیا کہ اے ایم یو اقلیتی ادارہ نہیں ہے۔ اس فیصلے کے خلاف ملک گیر تحریک چلی اور بالآخر 1981ء میں مرکزی حکومت نے ایک ترمیمی ایکٹ لاکر یہ کہا کہ اے ایم یو مسلمانوں کے ذریعہ قائم کردہ ادارہ ہے اور یہ مسلمانوں کے تعلیمی و ثقافتی ترقی کے لیے کام کرے گا۔

اے ایم یو ترمیمی ایکٹ آنے کے بعد اقلیتی اداروں کے سلسلہ میں مختلف عدالتوں سے کئی فیصلے صادر ہوئے جن کی روشنی میں اے ایم یو نے 2005 میں میڈیکل کے پی جی کورس میں مسلم طلباء کے لیے 50 فیصد ریزرویشن نافذ کر دیا۔ ابھی تک اے ایم یو نے نہ تو داخلہ میں اور نہ ہی ملازمتوں میں مسلم امیدواروں کے لیے ریزرویشن نافذ کیا تھا۔ 2005 میں میڈیکل پی جی کورس میں ریزرویشن نافذ کرنے کے فیصلے کو الٰہ آباد ہائی کورٹ میں چیلنج کیا گیا جس میں جسٹس ارون ٹنڈن نے 4 اکتوبر 2005 کو عزیز باشا کیس میں دیے گئے سپریم کورٹ کے فیصلے کو بنیاد بنا کر نہ صرف اے ایم یو کے ریزرویشن کے فیصلے کو رد کردیا بلکہ یہ بھی کہا کہ اے ایم یو اقلیتی ادارہ نہیں ہے۔ اس طرح انہوں نے اے ایم یو ترمیمی ایکٹ 1981 کو نظرانداز کر دیا۔ اس کے خلاف اب سپریم کورٹ میں معاملہ زیر سماعت ہے جس میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے ساتھ ساتھ اے ایم یو اولڈ بوائز ایسوسی ایشن، اے ایم یو لائرس ایسوسی ایشن سمیت 7 اپیلوں پر سات رکنی بنچ سماعت کر رہی ہے۔

اس سلسلہ میں اے ایم یو اولڈ بوائز ایسوسی ایشن، لکھنوو چیپٹر کے صدر ڈاکٹر شکیل قدوائی نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ مسلم طلباء و طالبات میں جدید تعلیم کی ترویج و اشاعت میں اے ایم یو کا کردار سبھی پر واضح ہے۔ اے ایم یو اور اس سے قبل ایم اے او کالج کے قیام کے لیے غیر مسلموں نے بھی خطیر رقومات دی ہیں۔ ان سب کا مقصد مسلمانوں کی جدید تعلیم کے لیے قائم ہونے والے ادارے کی تاسیس میں اپنا کردار ادا کرنا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اے ایم یو مسلمانوں کی امنگوں کا مرکز ہے اور ہمیں امید ہے کہ سپریم کورٹ تاریخی پس منظر کو سامنے رکھ کر اور حقائق کی بنیاد پر اے ایم یو ایکٹ اور دستور ہند کی شقوں کی تشریح کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ اے ایم یو کو اس کا حق دلانے کے لیے تمام فریق مضبوطی سے کیس لڑ رہے ہیں۔ امید ہے کہ 1968 کے فیصلہ کو مدنظر رکھتے ہوئے سپریم کورٹ درست تجزیہ کرے گا اور اس کے تضادات کو نظرانداز نہیں کرے گا۔ اس کے ساتھ ہی دستور کے آرٹیکل 30 کی معنویت پر بھی اقلیتی کردار کے حامی فریقوں کے وکلاء نے مضبوطی سے اپنے دلائل رکھے ہیں۔ آئین کی اس دفعہ میں اقلیتوں کو اپنے ادارے قائم کرنے اور انہیں چلانے یعنی انتظام و انصرام کا حق دیا گیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ عدالت تمام پہلووں کو دیکھتے ہوئے انصاف کرے گی۔

اے ایم یو کے تعلیم یافتہ مشہور انگریزی صحافی اور کالم نگار مسٹر وجیہ الدین کا کہنا ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے اے ایم یو کی صد سالہ تقریب میں اے ایم یو برادری سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی ''منی انڈیا'' ہے۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی ہندوستان میں کثرت میں وحدت کا ایک نمونہ ہے اور اس کے انوکھے کردار کا تحفظ حکومت ہند کی ذمہ داری ہے، حالانکہ حکومت ہند نے سپریم کورٹ میں اپنے سابقہ حلف نامہ (جو یو پی اے حکومت کے دور میں داخل کیا گیا تھا) کو 2016ء میں واپس لے کر نیا حلف نامہ داخل کر کے اپنی منشا اور اپنی نیت ظاہر کردی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نے اے ایم یو کے بارے میں جو بات کہی تھی اسے برت کر دکھانا چاہیے۔ اے ایم یو کے اقلیتی کردار کی مخالفت کرنے والوں کو اے ایم یو کی تاریخ پڑھنی چاہیے۔ اے ایم یو کے پہلے گریجویٹ ایشوری پرساد تھے، اے ایم یو میں مذہب و زبان، جنس و علاقہ کے نام پر کوئی تفریق نہیں کی جاتی اور ہاسٹل ہو یا لائبریری، کلاس روم ہوں یا چائے خانے، رائڈنگ کلب ہو یا ڈبیٹنگ کلب، ڈائننگ ہال ہوں یا کھیل کے میدان، سب جگہ سبھی باہم شیر و شکر رہتے ہیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ عدالت عالیہ اے ایم یو کے تشخص کی حفاظت کرے گی۔

حکومت ہند کی ریزرویشن پالیسی اور مفاد عامہ کا نعرہ

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار کے باعث ابھی تک یہاں ایس سی، ایس ٹی اور او بی سی ریزرویشن نافذ نہیں ہے، جس کا ذکر سپریم کورٹ کی سات رکنی بنچ کے سامنے گزشتہ 9 جنوری کو شروع ہونے والی بحث میں حکومت ہند کے سالیسٹر جنرل مسٹر تشار مہتا نے کیا۔ مسٹر مہتا نے حکومت ہند کا موقف رکھتے ہوئے کہا کہ مرکزی حکومت نے اے ایم یو کے اقلیتی کردار کا تائیدی حلف نامہ اس لیے واپس لیا کیوں کہ سابقہ حکومت کا حلف نامہ 'مفاد عامہ کے خلاف' تھا اور ایس سی، ایس ٹی ریزرویشن کی عوامی پالیسی کی نفاذ کی راہ میں یہ رکاوٹ ہے۔ مہتا نے کہا کہ اے ایم یو کو اقلیتی درجہ دینے سے یہاں مسلم طلباء اور ملازمین کو 50 فیصد ریزرویشن ملنے لگے گا اور ایس سی، ایس ٹی، او بی سی اور ای ڈبلیو ایس کے امیدوار ریزرویشن نہیں پائیں گے۔

انہوں نے کہا کہ اے ایم یو قومی اہمیت کا حامل تعلیمی ادارہ ہے۔ کوئی بھی یونیورسٹی جسے قومی اہمیت کا ادارہ قرار دیا گیا ہو وہ اقلیتی ادارہ نہیں ہوسکتا، بھلے ہی اس کا قیام یا اس کا انتظام و انصرام اقلیتوں کے ذریعہ کیا گیا ہو۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ 2018ء میں قومی کمیشن برائے درج فہرست اقوام کے چیئرمین اور آگرہ سے بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ رام شنکر کٹھیریا نے ریزرویشن پالیسی کے حوالے سے اے ایم یو کو نشانہ بناتے ہوئے ایک بیان میں کہا تھا کہ اے ایم یو کو ریزرویشن پالیسی نافذ کرنی پڑے گی، الا یہ کہ وہ یہ ثابت کردے کہ وہ ایک اقلیتی تعلیمی ادارہ ہے۔

سپریم کورٹ میں بی جے پی حکومت کی جانب سے نیا حلف نامہ داخل کرنے اور اس طرح کے بیانات کے بعد سے کچھ نام نہاد افراد نے بھی اے ایم یو کے نام پر سرخیاں بٹورنی شروع کردیں۔ دلت اسکالر مسٹر دلیپ منڈل نے حال ہی میں ایکس (سابقہ ٹوئٹر) پر لکھا کہ اے ایم یو کو وقت رہتے ایس سی ایس ٹی ریزرویشن لاگو کردینا چاہیے تھا اور اب تو اس کا اقلیتی کردار ختم ہونے والا ہے۔

57 برسوں کی قانونی رسہ کشی

اے ایم یو کے ایکٹ میں 1951ء اور 1965ء میں ترامیم کی گئیں۔ 1967ء میں ایس عزیز باشا کیس میں سپریم کورٹ کی پانچ رکنی بنچ کے ذریعہ آئینی دفعات کی محدود توضیح نے یونیورسٹی کا اقلیتی کردار چھین لیا تھا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس تاریخی مقدمہ میں اے ایم یو فریق بھی نہیں تھا۔ جہاں تک ریزرویشن کا معاملہ ہے تو اے ایم یو میں فی الحال صرف انٹرنل یعنی داخلی کوٹا ہی نافذ ہے۔ اے ایم یو میں داخلہ کے خواہشمند امیدواروں کو دو زمروں میں تقسیم کیا جاتا ہے: انٹرنل اور ایکسٹرنل۔ یہاں سے تعلیم مکمل کرنے والے امیدوار جب یہیں پر دوسرے کورس میں داخلہ چاہتے ہیں تو انہیں انٹرنل گردانا جاتا ہے، جن کے لیے 50 فیصد کوٹا طے ہے۔ کسی بھی کورس میں داخلہ یا یونیورسٹی میں ملازمت کے لیے مذہب کے نام پر ریزرویشن نہیں دیا جاتا۔ داخلوں میں صرف انٹرنل کوٹا ہی نافذ ہے۔ اس لیے یہ کہنا کہ اے ایم یو داخلے اور ملازمتوں میں مسلم امیدواروں کو ریزرویشن دینے لگے گا بے معنی بات ہے۔ اے ایم یو کو اپنی مخصوص شناخت و کردار اور قیام کے اہداف و مقاصد کے تحفظ کا چیلنج درپیش ہے۔ سپریم کورٹ کی بڑی بنچ معاملہ کی سماعت کر رہی ہے جس کے سامنے صرف اے ایم یو کے اقلیتی کردار کا ہی مسئلہ نہیں ہے بلکہ آئین کے آرٹیکل 30 کی معقول توضیح و تشریح بھی کرنی ہے جس کے دوررس اثرات مرتب ہوں گے۔

ایران سے تیل خریدنے پر امریکہ چین کے خلاف کارروائی کرے گا

نئی دہلی (ایم این این): امریکی وزیر خزانہ اسکاٹ بیسنٹ نے کہا ہے کہ امریکہ چین کو ایران سے تیل حاصل نہیں کرنے دے گا اور اس مقصد کے لیے آبنائے ہرمز میں چینی ٹینکروں کی راہ روکی جائے گی۔ واشنگٹن میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ چین تیل حاصل تو کر سکتا ہے، مگر ایرانی تیل نہیں لے سکے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ امریکہ اس حوالے سے سخت اقدامات کرے گا۔ اسکاٹ بیسنٹ نے چین کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ وہ ایران کے تیل کا سب سے بڑا خریدار ہونے کے باوجود ایک ناقابل اعتماد عالمی شراکت دار کا کردار ادا کر رہا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ چین تیل کے ذخائر جمع کر رہا ہے اور بعض اشیا کی برآمدات کو محدود کر رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس معاملے پر چینی حکام سے بات چیت بھی ہوئی ہے، تاہم انہوں نے اس سوال کا جواب دینے سے گریز کیا کہ آیا یہ تنازع صدر ٹرمپ کے وسط مئی میں بیجنگ کے مجوزہ دورے کو متاثر کرے گا یا نہیں۔ امریکی وزیر خزانہ کا کہنا تھا کہ اس دورے کا بنیادی پیغام استحکام ہوگا اور گزشتہ موسم گرما سے دونوں ممالک کے تعلقات میں استحکام دیکھا گیا ہے، جو اعلیٰ سطحی قیادت سے قائم ہوا۔ انہوں نے زور دیا کہ موثر رابطہ کاری ہی تعلقات کو بہتر بنانے کی کلید ہے۔ ایران کی بڑی پیشکش ایران نے بحری جہازوں کو بغیر کارروائی کے آزادانہ طور پر گزرنے کے لیے آبنائے ہرمز سے عمانی ساحل سے کھولنے کی پیشکش کر دی۔ خبر رساں ایجنسی رائٹرز کے مطابق ایرانی ذرائع کا کہنا ہے کہ آبنائے ہرمز کو عمانی ساحل سے کھولا جا سکتا ہے اور اس راستے سے جہازوں کو نقل و حرکت میں آسانی ہو سکتی ہے۔ ایران نے تجویز پیش کی ہے عمانی ساحلی پٹی کی طرف جہازوں پر حملہ نہیں کیا جائے گا اور اس تجویز کا مقصد مذاکرات کے دوران کسی بھی ناخوشگوار واقعے سے بچنا ہے۔ چین کا جواب، پابندی کی کارروائی غیر قانونی ہو چین نے ایرانی تیل کے معاملے پر امریکہ کی جانب سے ممکنہ پابندیوں کی دھمکی کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایسی کوئی بھی کارروائی ''غیر قانونی'' ہے اور اسے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی منظوری حاصل نہیں۔ چینی وزارت خارجہ کے ترجمان گیو جایکن نے بیجنگ میں پریس کانفرنس کے دوران کہا: ''چین اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی اجازت کے بغیر یکطرفہ غیر قانونی پابندیوں کی مخالفت کرتا ہے۔''

مغربی کنارہ: اسرائیلی کار روڈ بلاک، فلسطینی طلبہ نے سڑکوں پر کلاس بنائی

نئی دہلی (ایم این این): مقبوضہ مغربی کنارے کے جنوبی علاقے میں واقع گاؤں ام الخیر میں ایک غیر معمولی منظر اس وقت دیکھنے میں آیا جب درجنوں فلسطینی طلبہ نے اسکول جانے سے روکے جانے کے بعد گلیوں میں ہی کلاسیں منعقد کر لیں۔ مقامی باشندوں کے مطابق اسرائیلی فورسز نے پیر کو گاؤں تک رسائی کو بند کر دیا اور اس مرکزی سڑک کو بلاک کر دیا جو طلبہ کے اسکول جانے کا واحد راستہ تھی۔ اس اقدام کے نتیجے میں کم از کم ۵۵ طلبہ اسکول جانے سے محروم ہو گئے۔ یہ واقعہ ایک ایسے وقت میں پیش آیا ہے جب مغربی کنارے میں تشدد اور کشیدگی میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آ رہا ہے۔ سرکاری فلسطینی دیوار اور آبادکاری مزاحمتی کمیشن کے مطابق، صرف ۸۲ فروری سے ۸۲ مارچ کے درمیان فلسطینیوں اور ان کی املاک کے خلاف ۳۴۴ حملے ریکارڈ کیے گئے۔

ہرمز سے مقامی کرنسی میں ٹرانزٹ فیس کے ذریعے 15 ارب ڈالر تک آمدنی ممکن: ایران

نئی دہلی (ایم این این): ایک ایرانی قانون ساز نے کہا ہے کہ آبنائے ہرمز پر ایران کی خود مختاری کو باضابطہ بنانے کے مجوزہ منصوبے کا مقصد علاقائی مالیاتی نظام کے ذریعے ایرانی کرنسی ''ریال'' کو مضبوط کرنا ہے۔ پارلیمنٹ کی پریذائڈنگ بورڈ کے رکن احمد نادری نے کہا کہ اس منصوبے میں سمندری ٹرانزٹ سے متعلق ادائیگیوں کو ریال میں کرنے کی تجویز شامل ہے، اور اسے خطے کی تجارت میں کرنسی کے کردار کو بڑھانے کی جانب ایک قدم قرار دیا۔ انہوں نے یہ بھی اندازہ لگایا کہ اس اسٹریٹجک آبی گزرگاہ میں سمندری آمد و رفت کے انتظام اور ریگولیشن سے حاصل ہونے والی آمدنی سالانہ ۱۰ سے ۱۵ ارب ڈالر کے درمیان ہو سکتی ہے، اور خبردار کیا کہ بعض تجزیوں میں جو زیادہ اعداد و شمار گردش کر رہے ہیں وہ ''مبالغہ آمیز'' ہیں اور زمینی حقائق کے مطابق نہیں۔ نادری، جو تہران سے پارلیمنٹ کے رکن ہیں، نے آبنائے ہرمز سے متعلق آمدنی کے بارے میں ''جذباتی اور غیر حقیقی'' تصورات سے خبردار کیا اور کہا کہ ایسی روایات دشمنوں کی جانب سے پیدا کئے گئے معاشی اور سماجی دباؤ میں مددگار ثابت ہو سکتی ہیں۔ آبنائے ہرمز سے بحری جہاز رانی حالیہ طور پر شدید متاثر ہوئی ہے جب ۸۲ فروری کو ایران کے خلاف امریکہ-اسرائیل جنگ شروع ہوئی، اور کشیدگی اس وقت مزید بڑھ گئی جب اسلام آباد میں واشنگٹن-تہران مذاکرات ناکام ہونے کے بعد امریکہ کی بحری ناکہ بندی کا اعلان کیا گیا۔ بتا دیں کہ دنیا کے تقریباً ۲۰ فیصد تیل کی سپلائی روزانہ اس آبنائے سے گزرتی ہے۔

بوسنیا: مسلمانوں کی نسل کشی کے مجرم راتکو ملاڈچ پر عمر قید کے دوران فالج کا حملہ

نئی دہلی (ایم این این): بوسنیا اور سربیا کے جنگی مجرم راتکو ملاڈچ MladicRatko، جو اس وقت نیدرلینڈز کے شہر دی ہیگ میں اقوام متحدہ کی تحویل میں عمر قید کی سزا کاٹ رہے ہیں، کی صحت سے متعلق تشویشناک خبریں سامنے آئی ہیں۔ رپورٹس کے مطابق وہ ایک ''معمولی'' یا ''خاموش'' فالج کا شکار ہوئے ہیں، جس کے بعد ان کی حالت بتدریج خراب ہو رہی ہے۔ یہ معلومات ان کے بیٹے ڈارکو نے بوسنیائی سرب پبلک ٹیلی ویژن کو انٹرویو دیتے ہوئے فراہم کیں۔ انہوں نے بتایا کہ جمعہ کے روز ایک اقوام متحدہ کے مجاز ڈاکٹر نے ان سے رابطہ کر کے ابتدائی طبی تفصیلات شیئر کیں۔

ٹرمپ نے ایران جنگ کو ''چھوٹا سا رخ بدلنا'' قرار دیا، جلد خاتمے کا دعویٰ

نئی دہلی (ایم این این): امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ ایران کے خلاف امریکہ اور اسرائیل کی جنگ ان کی دوسری مدت صدارت کے دوران ایک ''چھوٹا سا رخ بدلنا'' (ڈائیورژن) تھی جبکہ حالیہ سروے ظاہر کرتے ہیں کہ یہ تنازع امریکی عوام، خصوصاً نوجوان ریپبلکن ووٹرز میں غیر مقبول ہے۔ جمعرات کو ریاست نیواڈا کے شہر لاس ویگاس میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے، جہاں وہ گزشتہ سال منظور ہونے والے بڑے ٹیکس اصلاحاتی بل کے تحت ''ٹپس پر ٹیکس نہ ہونے'' کے اقدام کی تشہیر کر رہے تھے، ۹۷ سالہ صدر نے ۵۲۰۲ء میں دوبارہ اقتدار میں آنے کے بعد اپنی معاشی کارکردگی پر فخر کیا۔ انہوں نے کہا: ''اپنی پہلی مدت میں ہماری معیشت ملکی تاریخ کی بہترین تھی، اور اب ہم اسے مزید آگے لے جا رہے ہیں اور ایران جیسے خوبصورت ملک کے ساتھ ہماری اس چھوٹی سی مداخلت کے باوجود۔'' انہوں نے مزید کہا: ''ہمیں یہ کرنا پڑا، ورنہ بہت بری چیزیں ہو سکتی تھیں، واقعی بہت بری۔'' یہ کہتے ہوئے انہوں نے ایران کی ممکنہ جوہری صلاحیت کا حوالہ دیا۔ ٹرمپ نے یہ بھی کہا کہ ایران میں جنگ بہت اچھے طریقے سے جاری ہے۔ انہوں نے کہا ''ہم جو چاہیں کر سکتے ہیں، اور یہ جلد ہی ختم ہو جانی چاہیے۔ یہ مکمل طور پر کامیاب رہی۔'' گزشتہ ہفتے کئے گئے ایک Ipsos سروے کے مطابق، ۱۰۰۰ سے زائد افراد میں سے ۱۵ فیصد کا خیال ہے کہ ایران کی جنگ اس کے اخراجات کے قابل نہیں تھی، جبکہ صرف ۴۲ فیصد نے اس کے برعکس رائے دی۔ بدھ کو شائع ہونے والے ایک اور سروے میں، جو کوئنیپیاک یونیورسٹی نے جاری کیا، بتایا گیا کہ ۵۶ فیصد امریکی ووٹرز آبنائے ہرمز کی بندش کے باعث بڑھتی ہوئی پیٹرول قیمتوں کا ذمہ دار امریکی حکومت کو ٹھہراتے ہیں، جو ایران جنگ کے آغاز کے بعد ہوا۔ اسی سروے کے مطابق صرف ۳۶ فیصد ووٹرز ٹرمپ کے ایران سے متعلق اقدامات کی حمایت کرتے ہیں، جبکہ ۵۸ فیصد نے عدم اطمینان ظاہر کیا۔ نیواڈا کے دورے سے قبل، ٹرمپ نے صحافیوں کو بتایا کہ امریکہ ایران کے ساتھ معاہدے کے بہت قریب ہے، جبکہ دونوں ممالک کے درمیان دو ہفتوں کی جنگ بندی اپنی مدت کے اختتام کے قریب ہے۔

تل ابیب: فلسطینیوں پر حملوں کے خلاف سیکڑوں افراد کا احتجاج، روک تھام کا مطالبہ

نئی دہلی (ایم این این): ۱۶ اپریل کو تل ابیب میں سیکڑوں مظاہرین جمع ہوئے تاکہ مقبوضہ مغربی کنارے میں غیر قانونی اسرائیلی آبادکاروں کی جانب سے فلسطینیوں اور ان کی املاک پر کئے گئے حملوں کی مذمت کر سکیں۔ مظاہرین نے فلسطینی گھروں اور سامان کو نشانہ بنانے والے حملوں کی سخت الفاظ میں مذمت کی اور فوری طور پر اس تشدد کے خاتمے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے اس علاقے میں رہنے والے شہریوں پر حملوں کو ''ظالمانہ اور نسل پرستانہ'' قرار دیا اور مزید زیادتیوں کو روکنے کیلئے مضبوط اقدامات آبادکاری کے پھیلاؤ اور فلسطینی آبادی کے ساتھ جھڑپوں کے باعث۔ مختلف انسانی حقوق کی تنظیمیں بارہا خبردار کر چکی ہیں کہ بعض اسرائیلی آبادکاروں کی اسرائیلی حکومت پر تنقید کی جاتی رہی ہے کہ وہ ایسے حملوں کو روکنے میں موثر اقدامات نہیں کر پا رہی۔ اسی تناظر میں تل ابیب میں ہونے والے حالیہ

لبنان اسرائیل کا 10 روزہ جنگ بندی پر اتفاق

نئی دہلی (ایم این این): امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کا کہنا ہے کہ لبنان اور اسرائیل کے درمیان ۱۰ روزہ جنگ بندی پر اتفاق ہو گیا۔ ٹرمپ نے لبنان اور اسرائیل کے درمیان جنگ بندی کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ دونوں ممالک ۱۰ روزہ سیز فائر پر متفق ہو گئے ہیں۔ ٹروتھ سوشل پر جاری بیان میں ٹرمپ نے کہا کہ ان کی لبنانی صدر جوزف عون اور اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو سے مثبت گفتگو ہوئی، جس کے بعد دونوں لیڈران نے امن کے لیے باضابطہ طور پر شام ۵ بجے (ایسٹرن ٹائم) سے ۱۰ روزہ جنگ بندی شروع کرنے پر اتفاق کیا ہے۔ امریکی صدر کا کہنا ہے کہ منگل کو دونوں ممالک نے ۳۴ برس بعد پہلی بار واشنگٹن ڈی سی میں ملاقات کی، جہاں مارکو روبیو بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ نائب صدر جے ڈی وینس، وزیر خارجہ روبیو اور چیئرمین جوائنٹ چیفس ڈین کین کو ہدایت دی گئی ہے کہ اسرائیل اور لبنان کے ساتھ مل کر مستقل امن کیلئے کام کریں۔ ٹرمپ نے مزید دعویٰ کیا کہ وہ دنیا بھر میں ۹ جنگیں ختم کروا چکے ہیں اور یہ ان کی ۱۰ویں کامیابی ہوگی۔ اس سے قبل لبنان کے صدر جوزف عون نے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کا دیرپا امن و استحکام کیلئے ان کی کوششوں پر شکریہ ادا کیا۔ اپنے بیان میں جوزف عون نے کہا کہ لبنان جلد از جلد اس آگ کو روکنے کیلئے ان کوششوں کے جاری رہنے کی خواہش کرتا ہے۔ صدارتی آفس کے بیان میں کہا گیا کہ ٹرمپ نے لبنان اور صدر جوزف عون کیلئے اپنی حمایت کا اظہار کیا، انہوں نے لبنان کی جلد جنگ بندی کی درخواست کو پورا کرنے کے اپنے عزم پر زور دیا۔ اس سے پہلے لبنان نے برطانیہ کو یقین دہانی کروائی کہ لبنانی حکومت اس بات کو یقینی بنائے گی کہ اسلحہ صرف ریاست تک محدود رہے گا۔ اسرائیلی وزیر برائے سائنس و ٹیکنالوجی گیلا گملیئل کا کہنا ہے کہ وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو آج لبنان کے صدر جوزف عون سے گفتگو کریں گے۔ العربیہ کی رپورٹ کے مطابق اسرائیلی وزیر گیلا گملیئل نے اسرائیلی آرمی ریڈیو سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو آج لبنانی صدر جوزف عون سے گفتگو کریں گے۔ اسرائیلی سیکیورٹی کابینہ کی رکن گیلا گملیئل نے کہا کہ وزیر اعظم کئی برسوں بعد پہلی بار لبنان کے صدر سے بات کریں گے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ یہ پیش رفت بالآخر خوش حالی کی جانب لے جائے گی۔ خیال رہے کہ جنگ بندی کے حوالے سے ڈونالڈ ٹرمپ کی اس پوسٹ کے بعد متعدد میڈیا رپورٹس میں ایک لبنانی عہدیدار کے حوالے سے کہا گیا۔

کہنا ہے کہ وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو آج لبنان کے صدر جوزف عون سے گفتگو کریں گے۔ العربیہ کی رپورٹ کے مطابق اسرائیلی وزیر گیلا گملیئل نے اسرائیلی آرمی ریڈیو سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو آج لبنانی صدر جوزف عون سے گفتگو کریں گے۔ اسرائیلی سیکیورٹی کابینہ کی رکن گیلا گملیئل نے کہا کہ وزیر اعظم کئی برسوں بعد پہلی بار لبنان کے صدر سے بات کریں گے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ یہ پیش رفت بالآخر خوش حالی کی جانب لے جائے گی۔ خیال رہے کہ جنگ بندی کے حوالے سے ڈونالڈ ٹرمپ کی اس پوسٹ کے بعد متعدد میڈیا رپورٹس میں ایک لبنانی عہدیدار کے حوالے سے کہا گیا۔

اسرائیلی ہائی کورٹ میں انتہا پسند وزیر بین گویر کی برطرفی کی درخواست پر سماعت شروع

نئی دہلی (ایم این این): اسرائیلی ہائی کورٹ آف جسٹس نے انتہا پسند وزیر برائے قومی سلامتی ایتامار بین گویر کو اس کے عہدے سے ہٹانے کی درخواست پر سماعت شروع کر دی ہے۔ الزام ہے کہ اس نے اسرائیلی پولیس کے معاملات میں ناجائز مداخلت کی۔ اسرائیلی میڈیا کے مطابق، درخواست گزار وزیر اعظم نیتن یاہو کو مجبور کرنا چاہتے ہیں کہ وہ بین گویر کو پولیس کے محکمے جاتی معاملات میں بار بار اور غیر قانونی مداخلت، پولیس تقرریوں کی سیاست کاری، اور پولیس تحقیقات میں کھلم کھلا مداخلت کے الزامات پر برطرف کریں۔ بعد ازاں چار میں سے دو درخواستیں عام شہریوں نے دائر کیں، تیسری سیکیورٹی اداروں کے سابق ارکان کے ایک گروپ نے، جبکہ چوتھی درخواست ''ایما ایرا'' (عبرانی میں بیدار ماں) تحریک کے ۵۳ ارکان نے دائر کی۔ واضح رہے کہ یہ تحریک اسرائیل کی غزہ نسل کشی کے دوران فوجیوں کی ماؤں نے جنگ ختم کرنے کے مطالبے کے لیے قائم کی تھی۔ عدالت کے اندر ممکنہ خلفشار کے خدشات کے پیش نظر، ججوں نے بدھ کو سماعت عوام کی موجودگی کے بغیر کرنے کا فیصلہ کیا، جبکہ کارروائی کو براہ راست نشر کیا گیا۔ تاہم سماعت سے پہلے، بین گویر کے درجنوں حامی عدالت کی عمارت کے باہر جمع ہو گئے، جن کے ہاتھوں میں بینرز تھے جن پر لکھا تھا: ''ہائی کورٹ سے کہنے کا وقت آ گیا: بس کرو'' اور ''عدالتی آمریت کا خاتمہ کرو۔'' بین گویر عدالت کے باہر پہنچا اور اپنے حامیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا: ''گالی بہارا و میارا (حکومت کی قانونی مشیر) کہتی ہیں کہ میں پالیسی طے کر رہا ہوں اور پولیس تبدیل کر رہا ہوں وہ درست کہہ رہی ہیں۔'' اس نے مزید کہا، ''پانچ لاکھ سے زیادہ رائے دہندگان نے ہمیں حقیقی تبدیلی لانے کے لیے چنا ہے۔ اسرائیل کو آئینی بحران، تقسیم یا قطبی پن میں مت گھسیٹیں۔ جمہوریت نہیں کرے گی۔ قانونی آمریت کرے گی۔'' دوسری جانب اسرائیلی وزیر انصاف یاریو لیون نے کہا کہ، ''حکومت ہائی کورٹ کے کسی بھی ایسے فیصلے کا احترام نہیں کرے گی جو بین گویر کی برطرفی کا حکم دے۔'' انہوں نے مزید کہا، ''آج صبح وزیر بین گویر کو معزول کرنے کی سماعت غیر قانونی ہے، اور ججوں کا فیصلہ، اس سے قطع نظر، کوئی حیثیت نہیں رکھے گا۔ میرے دوست وزیر بین گویر عوام کے فیصلے اور کنیسٹ (اسرائیلی پارلیمنٹ) کے اعتماد کی بنا پر اپنے عہدے پر کام کرتے رہیں گے۔'' بعد ازاں حقوق کی تنظیموں نے متعدد ممالک سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ بین گویر پر پابندیاں عائد کریں، کیونکہ اسرائیلی جیلوں میں فلسطینی قیدیوں کے ساتھ شدید بدسلوکی (بھوک، تشدد اور جنسی تشدد) کے الزامات ہیں۔

اتر ریلوے

کھلا ٹنڈر نوٹس

سینئر ڈویژنل الیکٹرک انجینئر ٹی آر ڈی، اتر ریلوے، فیروز پور کے ذریعہ صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے ای ٹنڈر آخری تاریخ 11.05.2026 کو 15.00 بجے تک مدعو کئے جاتے ہیں۔ ٹنڈر دہندہ اپنے اصل/ترمیم شدہ ٹنڈر بند ہونے کی تاریخ 11.05.2026 کو 15.00 بجے تک پیش کر سکتے ہیں۔ مینول آفر اس ٹنڈر کیلئے منظور نہیں ہیں۔

نمبر شمار	کاموں کی تفصیل	تخمینہ رقم روپے	ٹنڈر تکمیل کی تاریخ اور وقت	زر بیعانہ	مدت تکمیل	ٹنڈر کھلنے کی تاریخ اور وقت	ویب سائٹ
801-ٹی آر ڈی-فیروز پور-2026-27	فیروز پور ڈویژن کے تحت ADEE/TRD/JUC کے زیر اختیار علاقہ میں آنے والے لدھیانہ (LDH)، جالندھر کینٹ (JRC) لوہیاں خاص (L N K) اور نواں شہر (NSS) واقع ٹی آر ڈی ڈپو کی PSI اور OHE املاک کے رکھ رکھاؤ کاموں کی 02 سالوں کیلئے آؤٹ سورسنگ۔	3,20,47,569.78 روپے	11.05.2026 15.00 بجے تک	6,41,000	02 سال (24 ماہ)	11.06.2026 15.00 بجے کے بعد	www.ireps.gov.in
802-ٹی آر ڈی-فیروز پور-2026-27	فیروز پور ڈویژن کے تحت ADEE/TRD/ASR کے زیر اختیار علاقہ میں آنے والے امرتسر (ASR) اور ترن تارن (TTO) واقع ٹی آر ڈی ڈپو کی PSI اور OHE املاک کے رکھ رکھاؤ کاموں کی 02 سالوں کیلئے آؤٹ سورسنگ۔	2,26,21,151.30	11.05.2026 15.00 بجے تک	4,52,400	02 سال (24 ماہ)	11.05.2026 15.00 بجے کے بعد	www.ireps.gov.in

مذکورہ ٹنڈروں کے لئے کام کی عام نوعیت
(i) 50 ہرٹز، سنگل فیز 25 کے وی اے سی او ایچ ای کا رکھ رکھاؤ/مرمت، بحالی، روز مرہ سپلائی، انسٹالیشن، انسپکشن اور کمیشننگ۔
(ii) 50 ہرٹز، سنگل فیز 25 کے وی اے سی ٹریکشن سب سٹیشن/سوئچنگ سب سٹیشن کا رکھ رکھاؤ/مرمت، بحالی، روز مرہ سپلائی، انسٹالیشن، انسپکشن اور کمیشننگ۔
(iii) 132 کے وی یا اس سے زیادہ وولٹیج کے سب اسٹیشن کی مرمت اور رکھ رکھاؤ، روز مرہ سپلائی، انسٹالیشن، انسپکشن اور کمیشننگ۔
(حوالہ: Pr.CEE/NR کے لیٹر نمبر 181-الیکٹ/ٹی آر ڈی/189/حصہ II مورخہ 29.07.2021 کا پی ایس آئی کام کا نمبر شمار 2.2)
لیٹر نمبر 801 اور 802-ٹی آر ڈی فیروز پور-2026-27 مورخہ: 15.04.2026
1271/2026
صارفین کی خدمت میں مسکراہٹ کے ساتھ

اتر ریلوے

ای-آکشن نوٹس

سینئر ڈویژنل الیکٹرک انجینئر/جنرل، اتر ریلوے فیروز پور کے ذریعہ بھارت کے راشٹر پتی کی جانب سے ای ٹینڈر (www.ireps.gov.in) طلب کئے جاتے ہیں۔ ٹینڈر دہندہ اپنے اصل/ترمیم شدہ ٹینڈر بند ہونے کی تاریخ اور وقت تک پیش کر سکتے ہیں۔

ٹینڈر نمبر	کاموں کی تفصیلات	تخمینہ لاگت (روپے)	بیعانہ کی رقم (روپے)	مدت تکمیل کام	ٹینڈر کھلنے کی تاریخ اور وقت	ویب سائٹ
251-Elect-T-22-R-2 2025-26	فیروز پور ڈویژن میں موجودہ سب سٹیشن میں ٹرانسفارمر، ایچ ٹی، ایل ٹی اور ایے بی ایف سی پینلوں کا اپ گریڈیشن/انہینسمنٹ سے متعلق بجلی کے کام اور دیگر متعلقہ کام	1,36,26,912.02/-	272500.00/-	06 ماہ	08-05-2026 15.00 بجے کے بعد	www.ireps.gov.in

نمبر-251-الیکٹرک-ٹینڈر نوٹس نمبر-R2-24-الیکٹرک/26-2025-26 مورخہ 17-04-2026
1273/2026
گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اخلاقیات کا جنازہ:

جواب دہ کون؟ حل کیا ہے؟

ملک میں جنسی تشدد اور زیادتی کے بڑھتے واقعات لمحہ فکریہ ہیں

تحریر.....
عابدہ فرحین

پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے جس کو اگست **2021** میں وجود میں آئے ہوئے **74** سال گزر چکے ہیں۔ اس مملکت کے باسیوں کو اچھی طرح معلوم ہے کہ اس ملک کی بنیادیں مٹی اور پتھر سے نہیں بلکہ ان کے آباء و اجداد کی قربانیوں اور بہت عظیم جذبوں سے سینچی گئی ہیں۔ یہ ملک اس کرہ ارض پر ایک منفرد حیثیت کا حامل ہے اور یہ جس نظریے پر قائم ہوا، اس نے آج سے چودہ سو سال پہلے اس نوع انسانی کو بلا صنفی امتیاز کے انسانیت کی معراج پر فائز کر دیا تھا۔

اس مملکت کی تعمیر و تخلیق میں دونوں اصناف نے یکساں طور پر حصہ لیا۔ اس مملکت کو بنانے والوں میں صرف مرد ہی ہیرو نہیں بلکہ خواتین بھی شامل ہیں، جنہوں نے نہ صرف اس وقت بلکہ بعد میں بھی شانہ بشانہ اپنا کردار ادا کیا۔ ''بی اماں'' کو کون نہیں جانتا؟ محترمہ فاطمہ جناح، بیگم محمد علی، بیگم سر شاہنواز جیسے اور بہت سے نام شامل ہیں۔ محترمہ فاطمہ جناح تو اپنے بھائی کے ساتھ شانہ بشانہ تھیں اور بعد میں بھی ان کے مشن کو لے کر چلتی رہیں۔ قائد اور اقبال کے خواب کو پورا کرنے کی اس جدوجہد سے ہی ہماری تاریخ مزین ہے۔

لیکن یہ کیا ہوا کہ آج **74** سال بعد بھی ان کے اس خواب کی تعبیر کو ہم پاکستان کی سرزمین پر ہی سبوتاژ کرتے چلے جا رہے ہیں اور اس صورتحال کی گواہی میں نہ صرف زینب کیس، نہ صرف موٹر وے پر خاتون کے ساتھ زیادتی جیسے حادثات بلکہ اس جیسے بہت سے واقعات چیخ رہے ہیں۔

یہ بات عقل سے ماورا ہے کہ ایک عظیم نظریے کی بنیاد پر کھڑی ہونے والی قوم کی اگلی نسل نے کیسے اس کی اقدار و روایات، اس کی تہذیب اور اس کی اخلاقیات کا جنازہ نکال دیا۔ حالانکہ یہ ناممکن ہے کہ بیج کسی اور چیز کے ڈالے جائیں اور فصل کسی اور چیز کی نکلے۔ لیکن ہماری روبہ زوال صورتحال نے اس ناممکن کو بھی ممکن کر دیا۔ اگر ہم ایک دردمند دل رکھتے ہیں اور اپنی قوم کو وینٹی لیٹر سے واپس لانا چاہتے ہیں تو ہمیں اس کی وجوہ ڈھونڈنی ہوں گی، اس کا حل سوچنا ہوگا اور آگے بڑھ کر اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔

ممکنہ وجوہات

اگر ہم اس صورتحال کی وجہ جہالت اور ناخواندگی کو گردانتے ہیں تو یقیناً یہ بھی ایک وجہ ہو سکتی ہے۔

قائداعظم نے اپنے ابتدائی فرمان میں کہا تھا:

''تعلیم ہر ایک کیلیے لازمی قرار دی جائے گی۔''

لیکن حکومتیں آتی رہیں اور جاتی رہیں، نہ ہی تعلیم ہر ایک کیلیے لازم ہوئی، نہ ہی شرح خواندگی میں تیز رفتاری آئی۔ ورلڈ بینک کے مطابق پاکستان میں شرح خواندگی کا تناسب درج ذیل ہے:

اس وقت ہمارا خواندگی کا تناسب **60** فیصد تک پہنچا ہے اور یہ سب اچھی طرح جانتے ہیں کہ اس میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو صرف اپنا نام لکھنا جانتے ہیں۔

مزید افسوسناک صورت حال یہ ہے کہ سرکاری سطح کے اسکول، کالجز، جامعات اور تعلیمی بورڈ سب کا انفرااسٹرکچر نہ صرف تباہ حال ہے بلکہ سال بہ سال روبہ زوال ہے (کہیں کم کہیں زیادہ لیکن اس سے انکار ممکن نہیں) تو تعلیم سے پیدا ہونے والے شعور، تہذیب اور اخلاق کا تقاضا کس سے کیا جائے؟

لیکن صرف غیر تعلیم یافتہ ہونے کو بھی مورد الزام نہیں ٹھہرایا جا سکتا، کیونکہ ان واقعات میں نہ صرف تعلیم یافتہ بلکہ اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ بھی ملوث ہیں۔

مغرب کے دانشور بھی یہی کہتے ہیں:

''اقدار کے بغیر تعلیم، خواہ وہ کتنی ہی مفید کیوں نہ ہو، انسان کو مکار شیطان میں بدل دیتی ہے۔'' (سی ایس لیوس، برطانوی مصنف و دانشور)

اب میرا سوال ان لوگوں سے ہے جنہوں نے ملک کے طول و عرض میں اپنے اسکولوں کی کئی کئی شاخیں کھول رکھی ہیں۔

ان کا دعویٰ ہے کہ ان کی تعلیم مہنگی اس لیے ہے کہ وہ بہت معیاری تعلیم دیتے ہیں اور پچھلے تیس سال کے عرصے میں ان اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کی نمایاں تعداد ہے جہاں تعلیم کی اہمیت سمجھنے والے والدین اپنا پیٹ کاٹ کر بھی اپنے بچوں کو وہاں تعلیم کیلیے بھیجتے ہیں۔ اس معاشرے کی کم و بیش دو نسلیں بہت بڑی تعداد میں ان اسکولوں سے نکل چکی ہیں۔

تو پھر معاشرے میں بہتری کیوں نہیں؟ زوال کیوں ہے؟ کیا ان اداروں کی انتظامیہ جواب دہ نہیں؟ کیا اس سسٹم کے معیاری ہونے کے دعویداروں کے سامنے بہت سے سوالیہ نشان نہیں؟

ایک بہت بڑا پہلو جو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا، وہ ہمارے دینی مدارس ہیں۔ مدارس کی تو بہت بڑی چین اس ملک میں پائی جاتی ہے، بلکہ شاید اسکولوں سے بھی زیادہ۔ تو کیا مدارس کے منتظمین اور اساتذہ بھی اس معاملے میں جواب دہ نہیں؟ کیا اس ملک و قوم کے معلمین قوم کی اس حالت پر جواب دہ نہیں؟ کہاں گئے وہ اساتذہ جو انبیاء ؑ کے جانشین کہلاتے ہیں؟ جو اپنے شاگردوں کیلیے رول ماڈل ہوا کرتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ سب کچھ کمرشلائزیشن اور بزنس اسٹریٹجی کی دھول میں کہیں گم ہو گیا ہے۔

علامہ اقبالؒ اور قائداعظمؒ نے بھی تعلیم کے حصول کو اچھے عمل اور اچھے رویوں سے جوڑا ہے۔ بقول اقبال:

وہ علم نہیں زہر ہے احرار کے حق میں
جس علم کا حاصل ہے جہاں میں دو کف جو

آج ہماری قوم اور ہمارے تعلیم داں اپنے ان بزرگوں کو کیا کوئی جواب دے سکتے ہیں؟ حتیٰ کہ اگر اس صورتحال میں مفلسی اور غربت کو مورد الزام ٹھہرایا جائے تو یہاں تو اچھے خاصے دولت مند گھرانوں کے افراد بھی ملوث ہیں اور اگر ہم دیگر کی ہسٹری دیکھیں تو شاید ان میں کوئی ایسا نہ ہو جو دو وقت کی بھوک کی وجہ سے مجبور ہو۔

اب ہم ذرا گھروں کے ماحول اور والدین کی بات کرتے ہیں۔ ہمارے والدین شاید کسی درجے میں اپنا کردار بھول چکے ہیں۔ رستم و سہراب اور خلیفہ ہارون رشید جیسے ہیروز کی کہانیوں سے ہماری تاریخ مزین ہے جنہیں ہم بھول چکے ہیں۔

ہماری مائیں حضرت عائشہؓ و حضرت خدیجہؓ جیسی ہستیوں کو، عبدالقادر جیلانیؒ کی والدہ اور بی اماں جیسی ماؤں کو بھول چکی ہیں۔

ہمارے ہاں والدین بچوں کو اسکولوں کے حوالے کر کے اور پھر ان اسکولوں کی فیسوں سمیت دیگر معاشی بھاگ دوڑ میں مصروف ہو کر وقت ہی نہیں دے پاتے اور اگر دیتے بھی ہیں تو بچوں کی تربیت کی ترجیحات کو بہت کم والدین ہی مدنظر رکھ پاتے ہیں۔

اب ہم ریاست کے چوتھے ستون کے بارے میں بھی بات کر لیتے ہیں۔ دل کو روؤں یا پیٹوں جگر کو میں؟ میڈیا کی طالب علم ہونے کے باوجود مجھے یہ کہنے میں عار نہیں کہ آج کے دور کا اور بالخصوص ہمارے معاشرے کا ایک بہت بڑا المیہ میڈیا بھی ہے۔

یہ ایک بین الاقوامی حقیقت ہے کہ میڈیا ہر معاشرے میں عوامی سطح پر رائے سازی کا کردار ادا کرتا ہے، جہاں بھی کوئی تبدیلی یا انقلاب آیا ہے اس میں ہمیشہ میڈیا کا کردار بنیادی رہا ہے۔

معاشرے کو مثبت سوچ اور فکری رہنمائی دے کر معاشرے کی تربیت کرنے کا کام کم از کم ہمارے میڈیا نے کبھی نہیں کیا۔

ریکارڈ کے مطابق پاکستان میں ٹی وی دیکھنے والوں کی تعداد ساڑھے تیرہ کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے۔ ان ناظرین کا **25** فیصد، یعنی ساڑھے سات کروڑ سیٹلائٹ اور کیبل ٹیلی وژن دیکھنے والے ہیں۔ پاکستان میں ٹیلی وژن چلانے کیلیے اب تک لائسنسوں کی تعداد **92** ہے، جن میں **85** چینلز نشریات دکھا رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ میڈیا ایک جادوئی اثر رکھنے والی طاقت ہے، جسے فروغ علم، تعلیم و تربیت، معاشرتی ترجیحات اور سماجی اصلاحات کے ذریعے عوام کی زندگیوں میں تبدیلی لانے کیلیے ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے میڈیا کے تقریباً سب ہی ادارے پرائیویٹ اسکولوں کی طرح کمرشل ماڈل ہیں اور یہ اپنی اسکورنگ، ریٹنگ اور اشتہارات کی بھرمار کیلیے جدوجہد سے اوپر ہی نہ اٹھ سکے۔

اس ساری صورتحال کے بڑھتے جانے میں سوشل میڈیا کے کردار پر بہت بات ہوتی ہے۔ لیکن میرے خیال میں سوشل میڈیا تو دراصل ہمارے سوشل فیبرک کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ ضرور ہے کہ **PTA** کو اس میڈیم کو تعمیری بنانے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔

سوشل میڈیا تو ہماری قوم کا ایک عکس ہے، اس کے ذریعے بہت سے مثبت کام بھی ہوئے ہیں اور یہی ہے جو قوم کو پاتال میں بھی گرا دیتا ہے۔ اصل کردار تو متذکرہ بالا افراد اور اداروں کا ہے۔ اب تو وہ زمانہ بھی نہیں کہ کوئی یہ کہے

میں کس کے ہاتھ پہ اپنا لہو تلاش کروں
تمام شہر نے پہنے ہوئے ہیں دستانے

مگر یہاں تو کسی کو ان دستانوں کی بھی ضرورت نہیں۔ اب تو وہ بے حسی اور ڈھٹائی ہے کہ ہاتھ پر لگا خون سرعام ہے۔ اس پر کسی کو پشیمانی بھی نہیں۔

ہمارے معاشرے میں لوگ دھڑلے سے جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں اور پھر دندناتے بھی پھرتے ہیں۔ اس کی بہت بڑی وجہ ہمارے عدالتی نظام کی کمزوری، سستے اور جلد انصاف کی عدم فراہمی ہے۔

ہماری عدالتیں، ہمارا انصاف کا نظام بھی ہمارے نظام تعلیم کی طرح ہی طبقاتی ہے، جو امیر کو چھوڑ دیتا ہے اور غریب کی گردن پکڑ لیتا ہے۔

عوام کو میڈیا کے ذریعے جرم کے ارتکاب کا اور اس مظلوم اور ملزم کا تو چیخ چیخ کر بتا دیا جاتا ہے لیکن پھر کیا ہوا؟ تو پھر کسی کو ضمانت پر چھوڑ دیا، کسی کیلیے کورٹ کا آرڈر آ گیا تو کوئی باہر چلا گیا؛ اور کوئی ابھی تک قید میں ہے۔ بس فیصلوں کا اور سزاؤں کا نہ ختم ہونے والا انتظار۔

تو اب کیا کیا جائے؟

ممکنہ حل

اب جو کچھ ہو چکا وہ ہو چکا، بہت سا پانی پلوں کے نیچے سے گزر گیا۔ اب تو جو کچھ بچ گیا ہے، اس کو محفوظ کرنے اور جو واپس لا سکتے ہیں اس کو واپس لانے پر سوچنا ہوگا۔

کسی ایک طبقے کو یا ایک دوسرے کو اس کا ذمے دار ٹھہرانے کے بجائے ہر فرد کو ذمے داری اٹھانی ہوگی کیونکہ ہر فرد اپنے عمل کا ذمے دار ہے۔

اگر عوام، حکومت، ادارے، سیاسی جماعتیں اور دیگر تنظیمیں سب اپنی ذمے داری سمجھتے ہوئے انفرادی کوشش بھی کریں اور اجتماعی طور پر بھی سر جوڑ کر بیٹھیں تو شاید بہتری کا کوئی امکان پیدا ہو سکے۔ وگرنہ ہماری داستان تک نہ ہوگی داستانوں میں۔

ہم اگر آج کے چیلنج کو قبول کریں تو کم از کم ہمیں درج ذیل کام فوری طور پر کرنے ہوں گے۔

قوانین بنانا اور پہلے سے موجود قوانین پر عملدرآمد کو ممکن بنانا۔

مقدمات کے فیصلے جلد نمٹائے جائیں، یعنی سستے، فوری اور حقیقی انصاف کی فراہمی کو ممکن بنایا جائے۔ بقول حضرت علیؓ ''کفر کا نظام چل سکتا ہے لیکن ناانصافی کا نظام نہیں چل سکتا''۔ اسے ممکن بنانے کیلیے ضرورت پڑنے پر عدالتی عملے اور اوقات کار، دونوں میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

پولیس اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی اصلاح کیلیے ضرورت پڑنے پر سخت فیصلے کیے جائیں۔ دیگر ممالک کے پولیس نظاموں سے بھی سیکھنے اور سمجھنے کی بھی کوشش کرنی چاہیے۔

تعلیم کو تربیت کے ساتھ عام کرنے کیلیے قلیل المیعاد (**term Short**) اور طویل المیعاد (**term Long**) منصوبہ بندی کی جائے۔ مثلاً

شارٹ ٹرم بنیاد پر تعلیمی ایمرجنسی نافذ کر کے تعلیم کو ہر ایک کیلیے لازم کیا جائے اور لانگ ٹرم میں اپنے نظام تعلیم پر سنجیدگی سے کام کر کے اپنی اقدار اور روایات کے مطابق ڈھالا جائے۔ اس میں سے تعلیم کے باوجود تربیت نہ ہونے کی کمی کو دور کیا جائے۔

اساتذہ کا انتخاب بہتر کرنے کے ساتھ ساتھ ٹیچر ٹریننگ کو بھی لازم کیا جائے۔

ماہرین تعلیم کے ساتھ مل کر نظام تعلیم میں درآمد شدہ تعلیمی ماڈیولز میں کچھ اضافی کورس شامل کیے جائیں، جن سے ہماری نئی نسل میں اپنی اقدار و روایات سے آگاہی اور محبت پیدا ہو، نیز بحیثیت ذمے دار شہری مرد یا عورت اس کو معاشرے میں اپنی حیثیت اور اپنے کردار کا علم ہو۔

میڈیا مالکان کو کم از کم بنیادی اخلاقی ضابطوں کا پابند کیا جائے کہ وہ اپنی ذمے داری کو محسوس کرتے ہوئے قومی ترجیحات کے مطابق اپنے پروگرامز کا مواد پیش کریں اور اخلاقی ضابطوں کو سبوتاژ کرنے پر سخت کارروائی کی جائے۔

علما اور مدارس کے مثبت اور موثر کردار کیلیے مدارس کے بورڈ اور علما کی تنظیموں کو اپنا کردار ادا کرنا چاہیے، تاکہ مسجد کا منبر و محراب قوم کی تعمیر و ترقی میں مزید بہتر کردار ادا کر سکے اور علما کا کھویا ہوا مقام بحال ہو سکے۔

آج ضرورت ہے کہ ہمارے صحافی دوبارہ سے اپنے مشن اور اپنی اصل کو مہمیز دیں۔ مشہور امریکی صحافی جوزف پلٹزر صحافتی اقدار کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں ''خوشحالی اور اصلاحات کیلیے ہمیشہ جنگ کیجیے، ناانصافی اور بدعنوانی کو کبھی برداشت مت کیجیے، ہمیشہ تمام فرقوں کے جذبات کا خیال رکھیں۔ کبھی کسی ایک پارٹی کے موقف کی حمایت نہ کیجیے، عوام کا حق غصب کرنے والے اونچے طبقات کی مخالفت کیجیے، غریبوں کے ساتھ ہمدردی کیجیے، ہمیشہ عوامی بہبود کیلیے خود کو وقف کر دیجیے۔ غلط پر تنقید کرتے ہوئے کبھی مت ڈریں، چاہے وہ امرا کی طرف سے ہو یا غربا کی طرف سے ہو۔''

بانی پاکستان نے بھی کہا ''صحافت کو کاروبار نہیں بلکہ قومی خدمت کا موثر وسیلہ سمجھا جائے۔ یہ ایک ایسا ہتھیار ہے جسے عالم انسانیت کی فلاح و بہبود اور معاشرے میں عدل و انصاف کیلیے استعمال ہونا چاہیے۔''

آج اگر ہمارا میڈیا جرات، بہادری، حق گوئی و سچائی، ایمانداری، غیر جانبداری اور ملکی سلامتی و فلاح کے مطابق ترجیحات کا تعین کرتے ہوئے قوم کی فکری تعمیر بحیثیت فکری معمار (**Opinion maker**) کام کرنا شروع کر دے تو اس قوم کی بیداری کو کوئی نہ روک سکے گا۔

اگر ہم متذکرہ بالا چند پہلوؤں پر بھی توجہ دے لیں تو پاتال سے بلندی تک جانے کے امکان پیدا ہوتے ہیں اور اگر ایک دوسرے کو ذمے دار ٹھہرانے کے بجائے ہر کوئی اپنی ذمے داری سمجھے اور انفرادی اور اجتماعی طور پر اس فرض کو نبھانے کیلیے اٹھ کھڑا ہو تو وہ وقت دور نہیں جب ہم زندہ و بیدار اور ترقی یافتہ ممالک کی صف میں کھڑے ہوں گے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ارادہ تو کریں اور قدم تو بڑھائیں۔

☆☆☆

وطن سرینگر

بچہ مزدوری سماج پر طمانچہ

بچہ مزدوری عصر حاضر کا ایک سلگتا ہوا مسئلہ ہے اور دنیا کے بیشتر خطے اس مسئلے سے جوجھ رہے ہیں۔ جب کسی بچے سے کوئی ایسا کام کرایا جائے جو اُس کی جسمانی قوت سے کوئی میل نہ کھاتا ہو یا پھر جس سے اُس کا جسمانی ، نفسیاتی ، ذہنی یا پھر اخلاقی استحصال ہوجائے ، ایسے کام کو بچہ مزدوری کہا جاتا ہے۔ ایسا کوئی کام جس سے بچہ اپنے بنیادی حقوق (خصوصاً پڑھائی لکھائی) کی حصولیابی سے محروم ہوجائے ، وہ بھی بچہ مزدوری کے زمرے میں آتا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ دنیا کے بیشتر سماجوں میں 18 سال سے کم عمر کے فرد کو بچہ مانا جاتا ہے۔ سماجی سائنس دان کہتے ہیں کہ بچوں سے کروایا جانے والا ہر کوئی کام بچہ مزدوری نہیں ہوسکتا، بلکہ کچھ کام بچوں کی جسمانی و ذہنی نشو نما کیلئے ضروری ہوتے ہیں۔ سماجی سائنس دانوں کے مطابق بچوں سے کچھ ایسے کام کروائیں جانے چاہئے جن سے اُن میں ذمہ داری اور سماجی وابستگی کا احساس اجاگر ہو۔ لیکن یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں کہ کئی سماجوں میں بچوں سے اِس طرح مزدوری کروائی جاتی ہے جس سے وہ اپنے بنیادی حقوق سے محروم ہوجاتے ہیں اور اُن کا جسمانی و نفسیاتی استحصال بھی ہوتا ہے۔ ہمارے سماج میں بھی یہ خرابی بڑے پیمانے پر پائی جاتی ہے۔ نامساعد حالات کے چلتے وادی کشمیر میں یتیم بچوں کی ایک فوج کھڑی ہوگئی ہے۔ اِن میں سے بیشتر ظالم ہاتھوں کا شکار ہوکر استحصال کے بھنور میں پھنس کر رہ گئے۔ حالات کا شکار یہ بچے اپنے نازک کندھوں پر بھاری بھرکم بوجھ اٹھا کر اپنے اہل خانہ کے پیٹ کی آگ کو ٹھنڈا کرتے ہیں۔ ایسے بچوں کی تعداد ہزاروں میں ہے جن سے اتنے سخت کام کروائے جاتے ہیں جو اُن کی عمر اور جسمانی طاقت اور ذہنی صلاحیت سے کوئی میل نہیں کھاتے۔ اِن کمسن بچوں کی مجبوریوں کا ناجائز فائدہ اٹھا کر جس طرح اُن کے ساتھ ناانصافی کی جاتی ہے اور اُن کے حقوق پیروں تلے روندے جاتے ہیں وہ ہماری سماجی لاشعوری، غفلت شعاری اور خود غرضی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ غریب گھرانوں کے اہل خانہ کی اپنے بچوں سے کمانے کی امید وابستہ کرنا ، تعلیم کو عام کرنے کا ناقص نظام ، بلدیاتی سہولیات کا فقدان ، بچوں کے تئیں غفلت اور کام دینے والے افراد کی سرد مہری وغیرہ کچھ ایسی وجوہات بنتی ہیں جن سے بچہ مزدوری کی وبا پروان چڑھتی ہے۔ بچوں کے سلب شدہ حقوق کی بازیابی کی خاطر کئی سرکاری وغیر سرکاری رضا کار تنظیمیں میدان کار زار میں سرگرم عمل ہیں۔ لیکن بچہ مزدوری کے بڑھتے رجحان کو دیکھ کر اِن تنظیموں کی کارکردگی پر بھی ایک سوالیہ نشان لگ جاتا ہے۔ سرکار کا ''لیبر ڈیپارٹمنٹ''، قانون نافذ کرنے والے دیگر ادارے ، سرکاری و غیر سرکاری فلاحی تنظیمیں اور عام لوگ ٹھان لیں تو اِس وبائی بیماری کا خاتمہ کیا جاسکتا ہے۔

ملکہ برطانیہ کی بدخطی:

الزبتھ اول کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتاب دریافت

ربیکا جونز
نمائندہ آرٹس، بی بی سی نیوز

برطانیہ کی یونیورسٹی آف ایسٹ اینگلیا سے تعلق رکھنے والے ادبی سکالر لائبریری میں معروف رومن مؤرخ ٹیسیٹس کے ترجمے ڈھونڈ رہے تھے جب ان کے ہاتھ 42 صفحات پر مشتمل ایک مسودہ لگا جو انتہائی خاص قسم کے کاغذ پر لکھا گیا تھا۔ یہ وہی کاغذ تھا جسے 1590 کے ٹیوڈر دربار میں 'خاص درجہ' حاصل تھا۔ اور اس خاص کاغذ پر لکھی گئی تحریریں ایک ایسی کتاب کا ترجمہ تھیں جس میں ٹیسیٹس نے شہنشاہیت کے فوائد کے بارے میں لکھا تھا۔ ملکہ الزبتھ اول کے ہاتھ سے لکھا گیا یہ مسودہ تقریباً ایک صدی بعد دریافت ہوا ہے۔ یہ چونکا دینے والا انکشاف ڈاکٹر جان مارک فیلو نے لندن کی لیمبیتھ پیلس لائبریری میں کیا۔ ان تحریروں کی مصنفہ ملکہ الزبتھ اول ہی ہیں، یہ ثابت کرنے کے لیے ڈاکٹر فیلو نے ایک جاسوس کا روپ دھار لیا اور سراغوں کی کڑیوں سے کڑیاں جوڑتے چلے گئے۔

ڈاکٹر فیلو کے مطابق 'ٹیوڈر دربار میں صرف ایک ہی ایسا مترجم تھا جن کے بارے میں یہ معلوم ہے کہ انھوں نے ٹیسیٹس کا کوئی ترجمہ کیا تھا اور وہی شخصیت ترجمہ قلم بند کرنے یا ذاتی خط و کتابت میں اُس خاص کاغذ کو استعمال کرتی تھیں۔۔۔ اور وہ ملکہ خود تھیں۔' تین خاص نشانات: سکاٹ لینڈ کے کوٹ آف آرمز پر موجود غصیلا شیر (ریمپنٹ لائن) اور تیر کمان کے ساتھ برطانیہ کا مخفف۔۔۔ الزبتھ اول کی ذاتی خط و کتابت میں یہ سب نشانیاں ملتیں ہیں۔ اس بارے میں سب سے مستحکم دلیل ان کی لکھائی ہے۔ اگرچہ ترجمہ ملکہ کے ایک سیکرٹری نے نقل کیا تھا لیکن اس میں اضافے اور تصحیح ملکہ کی مخصوص بدخطی میں نظر آتی ہے۔ ڈاکٹر فیلو کے مطابق 'ترجمے میں کی گئی تصحیح الزبتھ کی لکھائی سے ملتی ہے جس سے ان کا مزاج جھلکتا ہے۔ ''ٹیوڈر دور کے معاشرے میں آپ کا مقام جتنا اعلیٰ ہوگا، آپ کی لکھائی اتنی ہی بُری ہوگی۔ ملکہ کے نزدیک اسے سمجھنا دوسروں کا درد سر تھا۔'

یہ ترجمہ ٹیسیٹس کی لکھی ہوئی قدیم روم کی تاریخ کا ایک اقتباس ہے جو شہنشاہ آگسٹس کی موت سے لے کر ٹائبیریئس کے عروج اور تمام اختیارات کے ایک ہی شخصیت میں منتقل کرنے سے متعلق ہے۔ ڈاکٹر فیلو کے مطابق ملکہ شاید طرزِ حکمرانی سے متعلق رہنمائی کے لیے اس کا مطالعہ کر رہی تھیں۔ وہ کہتے ہیں 'ٹیسیٹس کو ہمیشہ سے ہی تخریبی مورخ سمجھا جاتا رہا ہے اور بعد میں چارلس اول کے دور میں انھیں بادشاہت مخالف بھی قرار دیا گیا تھا۔' اس انکشاف سے سوال سے اٹھتا ہے کہ الزبتھ کو آخر ان میں دلچسپی کیوں ہوگی؟ کیا وہ اسے طرزِ حکمرانی کے متعلق رہنمائی کے لیے انھیں پڑھ رہیں تھیں یا خراب حکمرانی کی مثالوں سے بچنے کے لیے؟ یا شاید ترجمہ کرنا ملکہ کے مشاغل میں شامل تھا؟ ان کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ کلاسیکی تاریخ سے کافی لطف اندوز ہوتی تھیں۔ یہ مسودہ 17ویں صدی سے لیمبیتھ میں ہی موجود تھا لیکن اس کے مصنف کی شناخت پہلی بار ہوئی ہے۔

روجا اگناتووا خود کو کرپٹو کرنسی کی رانی یا 'کرپٹو کوئین' کہلوانا پسند کرتی تھیں۔ وہ لوگوں کو بتاتی تھیں کہ انھوں نے بٹ کوائن کے مقابلے میں ایک نئی کرپٹو کرنسی ایجاد کر لی ہے اور لوگوں کو چاہیے کہ وہ اربوں ڈالر کا سرمایہ اس کرنسی میں لگا دیں۔ اور پھر دو سال پہلے، روجا اچانک غائب ہو گئیں۔ جیمی بارٹلٹ گذشتہ کئی ماہ سے یہ کھوج لگانے کی کوشش میں رہے ہیں کہ کرپٹو کوئین آخر گئیں کہاں؟ یہ جون 2016 کی بات ہے جب ڈاکٹر روجا اگناتووا اپنے ہزاروں مداحوں کے سامنے لندن کے مشہور سٹیڈیم 'ویمبلی ایرینا' کے سٹیج پر نمودار ہوئیں۔ حسب معمول وہ ایک انتہائی مہنگے گاؤن میں ملبوس تھیں، ہیروں سے مزین لمبی لمبی بالیاں کانوں میں اور شوخ سرخ رنگ کی لپ سٹک لگائے ہوئے۔

تالیوں کی گونج میں انھوں نے حاضرین کو بتایا کہ وہ دن دور نہیں جب 'ون کوائن' دنیا کی سب سے بڑی کرپٹو کرنسی بن جائے گی اور دنیا میں کسی بھی مقام سے لوگ مالی ادائیگیوں کے لیے اس کرنسی کو استعمال کر سکیں گے۔ ڈاکٹر روجا اپنے ہزاروں مداحوں کے سامنے لندن کے مشہور سٹیڈیم "ویمبلی ایرینا" میں ون کوائن کے بارے میں بتاتے ہوئے۔ یاد رہے کہ دنیا کی پہلی کرپٹو کرنسی 'بٹ کوائن' ہے اور آج بھی یہ سب سے بڑی اور مشہور ڈیجیٹل کرنسی ہے۔ بٹ کوائن کی کامیابی کے بعد کرپٹو کرنسی کے خیال کو مزید تقویت ملی اور دنیا بھر میں بے شمار لوگوں نے دولت بنانے کے اس نئے طریقے میں دلچسپی لینا شروع کر دی۔ ویمبلی سٹیڈیم کے سٹیج پر کھڑی ڈاکٹر روجا کا کہنا تھا کہ ون کوائن اصل میں 'بٹ کوائن کا قاتل' ثابت ہوگا اور 'دو سال بعد کوئی بٹ کوائن کا نام بھی نہیں لے گا۔' ڈاکٹر روجا کی اس تقریر سے پہلے ہی لوگوں نے ون کوائن میں سرمایہ کاری شروع کر دی تھی اور کئی لوگ اپنی بچت اس میں لگا چکے تھے، اس امید پر کہ وہ بھی اس نئے انقلاب کا حصہ بن جائیں گے۔ بی بی سی کو ملنے والی کچھ خفیہ دستاویزات سے ظاہر ہوتا ہے کہ سنہ 2016 کے پہلے چھ ماہ میں صرف برطانیہ میں لوگ ون کوائن میں تقریباً 30 ملین یورو کی سرمایہ کاری کر چکے تھے، جن میں سے دو ملین یورو صرف ایک ہفتے کے دوران لگائے گئے تھے۔ اگست 2014 سے مارچ 2017 کے درمیانی عرصے میں درجنوں دیگر ممالک میں بھی لوگوں نے چار ارب یورو کے بٹ کوائن خریدے۔ ان ممالک میں پاکستان سے لے کر برازیل، ہانگ کانگ سے لے کر ناروے اور کینیڈا سے لے کر یمن تک کے ممالک شامل تھے، یہاں تک کے فلسطین بھی۔

لیکن ان سرمایہ کاروں کو ایک بڑی اہم بات معلوم نہیں تھی۔ اس بات کی وضاحت کرنے سے پہلے یہ بتانا ضروری ہے کہ کرپٹو کرنسی کام کیسے کرتی ہے۔ اس چیز کو سمجھنا خاصا مشکل ہے۔ آپ انٹرنیٹ پر جائیں تو آپ کو کرپٹو کرنسی کے بارے میں سینکڑوں مختلف آرا نظر آئیں گی جن میں کچھ کو پڑھ کر آپ حیران رہ جاتے ہیں اور کچھ ایسی ہیں جو صاف دکھائی دیتا ہے کہ کسی ماہر کی لکھی ہوئی نہیں ہیں۔ رائے میں اختلاف اپنی جگہ، لیکن ایک بات آپ کو فوراً سمجھ آ جاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ کسی بھی کرنسی کی قیمت یا قدر اتنی ہی ہوتی ہے جتنی لوگ سمجھتے ہیں۔ چاہے یہ بینک آف انگلینڈ کے جاری کردہ کرنسی نوٹ اور سکے ہوں، قیمتی پتھر ہوں یا اس قسم کی کوئی اور چیز۔ کوئی بھی کرنسی اسی وقت کام کرتی ہے جب ہر کوئی اسے تسلیم کرتا ہے۔ کافی عرصے سے لوگ اس کوشش میں رہے ہیں کہ وہ کوئی ایسی ڈیجیٹل کرنسی بنائیں جو ملکی سرحدوں کی محتاج نہ ہو اور اس کا انحصار کسی خاص ملک کی کرنسی پر نہ ہو۔ لیکن ان لوگوں کو ہمیشہ ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا کیونکہ کوئی بھی ان پر یقین نہیں کرتا تھا۔ لوگوں کو ہمیشہ اس بات کی ضرورت رہتی تھی کہ کوئی ایسا ادارہ یا شخص ہونا چاہیے جو اس کرنسی کی سپلائی کو اوپر نیچے کر سکے اور دوسرا یہ کہ ڈجیٹل کرنسی کی نقل بنانا بھی بہت آسان ہوتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ بٹ کوائن کے آنے پر بہت سے لوگ خوش ہوئے اور انھیں یقین ہونے لگا کہ اس میں کسی قسم کے مسائل کا سامنا نہیں کرنے پڑے گا۔

بٹ کوائن کا انحصار ایک خاص قسم کے ڈیٹا بیس پر ہے جسے بلاک چین کہا جاتا ہے۔ بلاک چین ایک قسم کی بہت بڑی کتاب ہے اور اگر آپ بٹ کوائن خریدتے ہیں تو اس کتاب کا ایک نسخہ یا کاپی آپ کو بھی مِل جاتی ہے۔ مثلاً میری طرف سے جب بھی ایک بٹ کوائن کسی دوسرے شخص کو بھیجا جاتا ہے، یہ چیز اس کتاب میں نوٹ ہوجاتی ہے جس کی ایک کاپی بٹ کوائن کے تمام صارفین کے پاس موجود ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نہ تو کوئی حکومت، کوئی بینک اور نہ ہی وہ شخص جو اس بٹ کوائن کو ایجاد کرتا ہے، اس سکے کو تبدیل کر سکتا۔ اس ساری چیز کے پیچھے ریاضی کے اصول کارفرما ہیں، لیکن نہ تو بٹ کوائن کی نقل بنائی جا سکتی ہے، نہ ہی بٹ کوائن کی کتاب کو ہیک کیا جا سکتا ہے اور کسی بٹ کوائن کو دو مرتبہ خرچ بھی نہیں کیا جا سکتا ہے۔ میں نے یہ ساری بات اپنے خاندان میں اس فرد کو بھی سمجھائی جو ٹیکنالوجی سے خوفزدہ ہوجاتا ہے، یعنی میری والدہ۔ ان کا جواب تھا کہ بیٹا کچھ سمجھ نہیں آئی، پھر سے بتاؤ۔ اس لیے اگر آپ کو بھی سمجھ نہیں آئی تو فکر کی کوئی بات نہیں ہے۔ اس ساری بات میں اصل نکتہ یہ ہے کہ بلیک چین ڈیٹا بیس ہی دراصل وہ چیز ہے جس کی بنیاد پر بٹ کوائن جیسی کوئی بھی ڈجیٹل کرنسی چلتی ہے۔ ڈجیٹل کرنسی کے چاہنے والوں کے لیے یہ کرنسی کی جدید ترین انقلابی قسم ہے، جس میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ یہ بینکوں اور ملکی کرنسیوں کو کنارے لگا دے اور موبائل فون رکھنے والے ہر شخص کو آن لائن بینکنگ کی سہولت فراہم کردے۔

اور اگر آپ کسی ڈجیٹل کرنسی کے شروع شروع کے خریداروں میں شامل ہوجاتے ہیں تو آپ کی قسمت بدل سکتی ہے۔ ڈاکٹر روجا کا کمال یہ ہے کہ انھیں یہ تمام بات سمجھ آ گئی اور انھوں نے اس خیال کو دھڑا دھڑ لوگوں میں فروخت کرنا شروع کر دیا۔ لیکن اس میں کچھ گڑ بڑ ضرور تھی۔ ڈاکٹر روجا کی لندن والی بڑی تقریب کے چار ماہ بعد اکتوبر 2016 کے اوائل میں ملازمتیں دلوانے والی ایک کمپنی نے بلاک چین کے ماہر یورن پیئرک کو بلایا اور انھیں ایک بڑی دلچسپ ملازمت کی پیشکش کی۔ انھیں بتایا گیا کہ بلغاریہ میں کرپٹو کرنسی کی ایک نئی کمپنی کو چیف ٹیکنیکل آفیسر درکار ہے اور اس کے لیے دو لاکھ 50 ہزار پاؤنڈ سالانہ کی پرکشش تنخواہ کے علاوہ گھر اور گاڑی بھی دی جائے گی۔ اس دن کو یاد کرتے ہوئے یورن پیئرک کہتے ہیں کہ 'میں سوچ رہا تھا کہ کمپنی میں میرا کام کیا ہو گا؟

میں نے سوچا کمپنی کو سب سے پہلے بلاک چین چاہیے ہوگا کیونکہ ان کے پاس بلاک چین نہیں ہے۔ میں نے ریکروٹنگ ایجنٹ سے کہا 'آیا یہ واقعی ایک کرپٹو کرنسی کی کمپنی ہے؟'

ایجنٹ کا جواب تھا کہ میری بات درست ہے۔ یہ ایک کرپٹو کمپنی تھی جو کچھ عرصے سے کام بھی کر رہی تھی، لیکن ان کے پاس بلاک چین نہیں تھا۔ اسی لیے 'ہم چاہتے ہیں کہ آپ کمپنی کو بلاک چین بنا کر دیں۔' پیئرک نے پوچھا کہ کمپنی کا نام کیا ہے؟

ایجنٹ کا جواب تھا 'ون کوائن'۔ یورن پیئرک نے یہ ملازمت نہیں لی۔

اس واقعے کے چند ماہ پہلے جین میک ایڈم نامی خاتون کو ان کی ایک دوست کا فون آیا تھا جس میں دوست نے جین کو ایک ایسی چیز میں سرمایہ کاری کا بتایا جس میں لاکھوں پاؤنڈ بنائے جا سکتے تھے۔ چنانچہ گلاسگو میں اپنے گھر میں بیٹھی ہوئی جین نے کمپیوٹر کھولا اور 'ون کوائن' کے لنک پر کِلک کر دیا۔

وہ اگلا ڈیڑھ گھنٹہ کمپیوٹر کے سامنے بیٹھی مختلف لوگوں کو یہ کہتے سنتی رہیں کہ ون کوائن کتنی زبردست کرنسی ہے اور یہ کس طرح آپ کی قسمت بدل سکتی ہے۔ جین کے بقول ان کی ویب سائٹ پر نظر آنے والے تمام لوگ 'بہت پرجوش اور جذبات سے بھرپور' باتیں کر رہے تھے۔ وہ کہہ رہے تھے آپ کو اندازہ نہیں ہے کہ 'آپ کتنی خوش قسمت ہیں کہ آپ کو یہ آن لائن سیمینار سننے کا موقع ملا ہے۔ آپ ہمیں صحیح وقت پر جوائن کر رہی ہیں اور جلد ہی یہ کرنسی بھی بٹ کوائن جیسی بڑی کرنسی بن جائے گی۔ بلکہ بٹ کوائن سے بھی بڑی ڈجیٹل کرنسی۔' اس سیمینار میں میزبانی کے فرائض سرانجام دینے والے افراد ڈاکٹر روجا کے شاندار پس منظر کے گن گا رہے تھے: آکسفرڈ یونیورسٹی، پھر پی ایچ ڈی، اس کے بعد مشہور مینیجمنٹ کمپنی 'میکنزی اینڈ کمپنی' کے ساتھ ملازمت، وغیرہ وغیرہ۔ پھر اس کے بعد ویب سائٹ پر مشہور جریدے 'دی اکانومسٹ' کی میزبانی میں ہونے والی ایک کانفرنس میں ڈاکٹر روجا کی تقریر دکھائی گئی۔ یہی وہ چیز تھی جس نے جین کو ون کوائن کا قائل کر دیا۔ جین کے بقول انھوں نے سوچا 'واہ کیا بات ہے خواتین کی طاقت کی۔ (ایک خاتون ہونے کے ناطے) مجھے روجا پر فخر محسوس ہوا۔'

ویب سائٹ پر مشہور جریدے "دی اکانومسٹ" کی میزبانی میں ہونے والی ایک کانفرنس میں ڈاکٹر روجا کی تقریر دکھائی گئی۔ یہی وہ چیز تھی جس نے جین کو ون کوائن کا قائل کر دیا

جب تک وہ ویبینار ختم ہوا، جین نے ون کوائن میں ایک ہزار یورو لگانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ یہ کام آسان تھا۔ آپ نے ہزار یورو کے ون کوائن کے ٹوکن خریدے، ان ٹوکنوں سے جو کوائن حاصل ہوئے وہ آپ کے اکاؤنٹ میں جمع ہو گئے۔ جین کو بتایا گیا کہ ایک دن وہ ان کوائنز کو واپس یورو یا پاؤنڈز میں تبدیل کر سکیں گی۔ جین کو یہ عمل آسان لگا۔ انھوں نے سوچا کہ آیا سرمایہ کاری کے لیے ایک ہزار یورو کی رقم کافی ہوگی یا نہیں؟ اس پر ون کوائن کے پروموٹرز نے کہا کہ اگر آپ واقعی اپنی زندگی بدلنا چاہتی ہیں تو پھر آپ کو ون کوائن کا کوئی بڑا پیکج لینا چاہیے۔ سب سے چھوٹا پیکج 140 یورو کا تھا اور سب سے بڑا ایک لاکھ 18 ہزار یورو کا۔ ایک ہفتے بعد جین نے 'ٹائکون' پیکج خرید لیا جس کی قیمت پانچ ہزار یورو تھی۔

کچھ ہی عرصے میں جین اپنے دس ہزار یورو ون کوائن میں لگا چکی تھیں اور اپنے دوستوں اور عزیزوں کو بھی قائل کر چکی تھیں کہ وہ اپنے دو لاکھ 50 ہزار یورو بھی لگا دیں۔ اس سرمایہ کاری کے بعد جوں جوں ان کے ون کوائن کی قدر بڑھ رہی تھی وہ ویب سائٹ پر دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہی تھیں۔ کچھ ہی عرصے میں یہ مالیت ایک لاکھ یورو ہو گئی، یعنی ان کے سرمائے میں دس گنا اضافہ ہو چکا تھا۔ انھوں نے سیر سپاٹے اور شاپنگ کے منصوبے بنانا شروع کر دیے۔ لیکن سنہ 2016 کے آخری دنوں میں ایک اجنبی شخص نے انٹرنیٹ پر جین سے رابطہ کیا۔ اس شخص کا دعویٰ تھا کہ وہ ایک اچھا، ہمدرد انسان ہے اور اس نے ون کوائن کے بارے میں خاصی تحقیق کر رکھی ہے۔ اس کے بقول اس کا مقصد صرف ان لوگوں سے رابطہ کرنا ہے جنھوں نے ون کوائن میں سرمایہ کاری کی۔ جین کو اس شخص سے بات کرنے میں ہچکچاہٹ ہوئی لیکن پھر انھوں نے سکائپ کے ذریعے اس سے بات کی۔ ان کی یہ گفتگو جلد ہی دھواں دھار بحث میں تبدیل ہو گئی کیونکہ اس شخص کا اصرار تھا کہ جین ایک بہت بڑے دھوکے کا شکار ہو چکی ہیں۔ اگرچہ جین نے اس بات سے اتفاق نہیں کیا، لیکن اس گفتگو نے جین کی زندگی کو ایک نیا رخ دے دیا۔

وہ اجنبی شخص ٹموتھی کری تھے جو بٹ کوائن کے زبردست حامی تھے اور کرپٹو کرنسی کی زور و شور سے وکالت کرتے تھے۔ ٹموتھی کا خیال تھا کہ ون کوائن ڈیجیٹل کرنسی کے خیال کے لیے بدنامی کا باعث بنے گا اور انھوں نے جین کو صاف صاف بتا دیا کہ ون کوائن' دنیا کا سب سے بڑا فراڈ ہے۔' ان کا کہنا تھا کہ وہ یہ بات ثابت کر سکتے ہیں۔ اس پر جین نے کہا کہ ثابت کر کے دکھائیں۔ اگلے کئی ہفتوں کے دوران ٹموتھی نے جین کو بے شمار معلومات بھیجیں جن میں بتایا گیا تھا کہ کرپٹو کرنسی کام کیسے کرتی ہے۔ کئی مضامین، انٹرنیٹ لنکس اور یوٹیوب ویڈیوز کے علاوہ ٹموتھی نے جین کو انٹرنیٹ کے ذریعے ایسے شخص سے متارف کرایا جو خود بلاک چین بنانے کے ماہر ہیں اور یہ بات کہہ چکے تھے کہ ون کوائن کے پاس کوئی بلاک چین موجود نہیں تھا۔ ان تمام معلومات کو سمجھنے میں جین کو تین ماہ لگ گئے، لیکن ان کا فائدہ یہ ہوا کہ جین کے ذہن میں سوال اٹھنا شروع ہو گئے۔ انھوں نے اپنے ون کوائن گروپ میں شامل لوگوں سے پوچھنا شروع کر دیا کہ آیا ون کوائن کے پاس بلاک چین ہے یا نہیں۔ پہلے پہل تو جین کو یہ کہا گیا کہ انھیں یہ بات جاننے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، لیکن جب انھوں نے اصرار کیا تو اپریل 2017 میں آخرکار انھیں سچ معلوم ہو گیا۔ ان کے نام کسی نے جو پیغام ریکارڈ کرایا تھا اس میں کہا گیا کہ 'جین۔۔۔ ون کوائن والے اس قسم کی معلومات کو منظر عام پر نہیں لانا چاہتے جس کی وجہ یہ ہے کہ اس مقام پر کوئی گڑ بڑ نہ ہو جائے جہاں یہ بلاک چین رکھا ہوا ہے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ ون کوائن کی ایپ کے لیے بلاک چین کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یوں ہماری بلاک چین ٹیکنالوجی دراصل ایک ایس کیو ایل سرور کی شکل میں ہے جس کے اندر ڈیٹا بیس موجود ہے۔' لیکن اس وقت تک جین کو، ٹموتھی کری اور پیئرک کی مہربانی سے، یہ بات معلوم ہو چکی تھی کہ اکیلے ایس کیو ایل ڈیٹا بیس سے کوئی بھی کرپٹو کرنسی نہیں چل سکتی۔ بلاک چین کے برعکس مینیجر جب چاہے اس قسم کے ڈیٹا بیس میں تبدیلی کر سکتا ہے۔

باقیات

101

شرکت کی جبکہ حکومت کے سینئر عہدیداروں جیسے کابینہ سکریٹری، چیف آف ڈیفنس اسٹاف، دفاعی سکریٹری، چیرمین، این ایس اے بی اور چیف آف نیول سٹاف نے بھی اس کانفرنس سے خطاب کیا اور مستقبل کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہونے کے ویژن کے تحت بھارتیہ فوج نے 2026 کو نیٹ ورکنگ اور ڈیٹا سینٹرکٹی کا سال قرار دیا۔ کانفرنس کے دوران جدید کاری، جنگی کارروائیوں میں ٹیکنالوجی کے استعمال، نظریاتی اور تربیتی ضروریات، نیٹ ورکنگ اور ڈیٹا پر مبنی نظام کے ذریعے آپریشنل تیاری کو بہتر بنانے اور ابھرتے ہوئے سیکورٹی چیلنجز سے نمٹنے جیسے اہم امور پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ آپریشن سندور سے حاصل شدہ اسباق اور عالمی سطح پر بدلتی ہوئی جنگی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے، اعلیٰ فوجی قیادت نے بغیر پائلٹ فضائی نظام (یو اے ایس) اور اس کے خلاف اقدامات (سی یو اے ایس) سمیت آپریشنل صلاحیتوں پر بھی توجہ مرکوز کی۔ مقررین نے بدلتے ہوئے جغرافیائی سیاسی منظرنامے اور عالمی، علاقائی اور اندرونی سیکورٹی صورتحال پر روشنی ڈالی۔ عالمی تنازعات سے حاصل ہونے والے تجربات کی بنیاد پر بھارت کے اسٹریٹجک اور سیکورٹی مفادات کے تحفظ کے لیے مضبوط عسکری طاقت کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ بین الوزارتی ہم آہنگی، سول و فوجی اداروں کے درمیان بہتر تال میل اور قومی سطح پر مربوط حکمت عملی اپنانے کی اہمیت کو بھی اجاگر کیا گیا تاکہ پیچیدہ سیکورٹی چیلنجز کا مؤثر جواب دیا جا سکے۔ مباحثوں کے دوران اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ موجودہ سپلائی چین بحران کے پیش نظر دفاعی شعبے میں خود کفالت کو مضبوط بنانے اور طویل مدتی اسٹریٹجک استحکام کے لیے مقامی پیداوار کو تیز کرنا ناگزیر ہے

102

ریزرویشن کو یقینی بنانے کے لیے مجوزہ قانون سازی ان کے ساتھ انصاف کرنے کا ایک اہم موقع ہے۔ انہوں نے لکھا" میں پارلیمنٹ کے تمام ممبران سے اپیل کرنا چاہوں گا۔ براہ کرم اپنے ضمیر پر غور کریں، اپنے خاندانوں کی خواتین کو یاد رکھیں۔ براہ کرم ہماری 'ناری شکتی' کو نئے مواقع سے محروم نہ کریں۔'' وزیر اعظم مودی نے کہا کہ پارلیمنٹ تاریخی قانون سازی پر بحث کر رہی ہے جو قانون ساز اداروں میں خواتین کے لیے ریزرویشن کی راہ ہموار کرتی ہے۔ مودی نے کہا کہ حکومت نے قانون سازی سے متعلق تمام خدشات اور غلط فہمیوں کو حقائق اور منطق کے ساتھ دور کیا ہے۔ تمام خدشات اور معلوماتی خلا کو دور کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا'' تقریباً چار دہائیوں سے، قانون ساز اداروں میں خواتین کے ریزرویشن کے معاملے میں بہت تاخیر ہوئی ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ملک کی نصف آبادی کو فیصلہ سازی میں اس کا حق ملے۔ آزادی کی اتنی دہائیوں کے بعد بھی، یہ درست نہیں ہے کہ ہندوستان میں خواتین کو اس علاقے میں اتنی محدود نمائندگی حاصل ہے۔'' انہوں نے کہا کہ اگر یہ ترمیم اتفاق رائے سے منظور ہو جاتی ہے تو اس سے خواتین کو مزید بااختیار بنایا جائے گا اور ملک کی جمہوریت مضبوط ہوگی۔ وزیر اعظم نے کہا'' آج ہم تاریخ بنانے کے لیے اکٹھے آئیں۔ آیئے اس بات کو یقینی بنائیں کہ ہندوستان کی خواتین، جو کہ ملک کی نصف آبادی ہیں، کو ان کا جائز حق ملے۔''

103

اسی موضوع پر بحث کے دوران ہی اس کے نفاذ کا اعلان کیوں کیا گیا۔ سرکاری ذرائع نے اسے محض ''تکنیکی وجوہات'' قرار دیا ہے، مگر تفصیلات فراہم نہیں کی گئیں، جس کے باعث اپوزیشن نے اس پر سوال اٹھانے شروع کر دیے ہیں۔ یہ قانون، جسے 2023 میں ''ناری شکتی وندن ایکٹ'' کے طور پر منظور کیا گیا تھا، لوک سبھا اور ریاستی اسمبلیوں میں خواتین کے لیے ایک تہائی نشستیں مخصوص کرنے کی گنجائش فراہم کرتا ہے۔ تاہم اس کے نفاذ کو آئندہ مردم شماری اور اس کے بعد ہونے والی حد بندی کی کارروائی سے مشروط کیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے موجودہ لوک سبھا میں خواتین کو اس ریزرویشن کا فوری فائدہ نہیں مل سکے گا۔ پارلیمنٹ میں جاری بحث کے دوران مرکزی وزیر برائے پارلیمانی امور کرن رجیجو نے اعلان کیا کہ اس معاملے پر ایوان میں ووٹنگ شام چار بجے ہوگی اور حکومت کو مکمل امید ہے کہ اسے وسیع حمایت حاصل ہوگی۔ ان کا کہنا تھا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے تمام جماعتوں سے اس قانون کی حمایت کی اپیل کی ہے اور اس معاملے پر کسی ابہام کی گنجائش نہیں ہونی چاہیے۔ ادھر اپوزیشن نے حکومت کے ارادوں پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا ہے کہ اس قانون کے نفاذ کو مستقبل کی مردم شماری اور حد بندی سے جوڑنا دراصل سیاسی حکمت عملی کا حصہ ہے۔ کانگریس رہنما پرینکا گاندھی نے کہا کہ اگرچہ ان کی پارٹی خواتین ریزرویشن کی حمایت کرتی ہے، لیکن موجودہ خاکے میں کئی اہم نکات کو نظرانداز کیا گیا ہے، خاص طور پر نئی مردم شماری کا ذکر شامل نہ ہونا تشویش کا باعث ہے۔ حکومت کا موقف ہے کہ وہ اس قانون کا سیاسی فائدہ نہیں اٹھانا چاہتی اور یہ قدم خواتین کو بااختیار بنانے کی سمت میں ایک تاریخی پیش رفت ہے۔ دوسری جانب اپوزیشن کا کہنا ہے کہ وقت اور طریقہ کار پر شفافیت ضروری ہے تاکہ اس اہم قانون پر کسی قسم کے شبہات باقی نہ رہیں۔

104

افراد نے شرکت کی۔ اس موقعہ پر ممبران قانون ساز اسمبلی پدما ویر سینگھی اور دیویانی رانا، سینئر افسران اور ممتاز شہری بھی موجود تھے۔

105

کو 33 فیصد ریزرویشن دینے کو انتہائی اہمیت کا حامل قرار دیتے ہوئے کہا کہ ملک کی بھی سیاسی پارٹی خواتین کو 33 فیصد ریزرویشن دینے کے خلاف نہیں ہے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ خواتین کو 33 فیصد ریزرویشن دینے کی آڑ میں کچھ اور مقاصد اگر کار فرما ہیں تو اس نیک کام پر سوالات اٹھنا لازمی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں خواتین کو سماجی تحفظ کی اشد ضرورت ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ نیشنل کرائم رپورٹ کے مطابق ملک میں طلاق کی شرح میں ہر گزرتے دن کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے جبکہ کئی ریاستوں، مرکزی زیر انتظام علاقوں میں خواتین کا جنسی استحصال ہو رہا ہے اور گھروں سے ان کا باہر نکلنا ناممکن ہو کر رہ گیا ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنا ہوگا کہ ناری شکتی جو ایک کنبے کی امین ہوا کرتی ہے گھر کے ساتھ ساتھ سماج کو بھی سنبھالتی ہے اسے کیسے عزت اور وقار کے ساتھ زندگی گزارنے کا موقعہ فراہم کریں۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ خواتین ریزرویشن بل کی آڑ میں اگر کچھ اور مقاصد کار فرما ہیں تو اس پر ملک بھر میں لوگ لب کشا ہو نگے اور سیاسی پارٹیوں کے لیڈروں میں بھی بالعموم اور قانون بنانے والے ممبران پارلیمنٹ میں بالخصوص شکوک وشبہات پائے جائیں گے۔

106

بھلائی کے لیے منشیات کی تجارت سے متعلق کسی بھی معلومات کو شیئر کرنے کی اپیل کرتی ہے۔ اس دوران جاری نشا مکت جموں وکشمیر ابھیان کے تحت اپنے تیز کریک ڈاؤن کو جاری رکھتے ہوئے، اونتی پورہ پولیس نے ریشی پورہ میں ایک رہائشی مکان سے کافی مقدار میں چرس برآمد کرنے اور غیر قانونی تجارت میں ملوث ملزم کو گرفتار کرنے کے بعد ایک اہم کامیابی حاصل کی۔ پولیس نے بتایا کہ اونتی پورہ پولیس نے ایک فرد کے ذریعے نشہ آور اشیاء کے غیر قانونی قبضے سے متعلق قابل اعتماد معلومات پر کارروائی کی۔ تلاشی ایس ایچ او تھانہ اونتی پورہ انسپکٹر اعجاز حماد کی نگرانی میں چلائی گئی۔ ملزم کی شناخت ہارون رشید بٹ عرف عاقب ولد عبدالرشید بٹ ساکنہ ریزی پورہ، ریشی پورہ کے طور پر کی گئی ہے۔ اس کے مطابق، این ڈی پی ایس ایکٹ کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ ایف آئی آر نمبر 90/2026 پولیس اسٹیشن اونتی پورہ میں درج کیا گیا، اور تحقیقات شروع کی گئی۔ دوران تفتیش ملزم کے رہائشی مکان کی تلاشی لی گئی جس کے دوران احاطے سے تقریباً 340 گرام چرس پاؤڈر نما مادہ برآمد ہوا۔ کیس میں مزید تفتیش جاری ہے۔ ایک اور کارروائی میں اونتی پورہ پولیس نے کھر موہد علاقے میں ناکے چیکنگ کے دوران ایک منشیات فروش کو گرفتار کیا اور اس کے قبضے سے ایک مقدار میں ممنوعہ مادہ برآمد کیا۔ ایس ایچ او تھانہ اونتی پورہ انسپکٹر اعجاز حماد کی نگرانی میں ناکے کی چیکنگ کی گئی۔ ملزم کی شناخت بلال احمد راہ ولد عبداللہ راہ ساکنہ کے پی روڈ کھنہ بل اہت ناگ کے طور پر کی گئی ہے۔ تلاشی کے دوران اس کے پاس سے تقریباً 55 گرام چرس پاؤڈر نما مادہ برآمد اور 16 گرام چرس برآمد ہوا۔ پولیس اسٹیشن اونتی پورہ میں مقدمہ ایف آئی آر نمبر 91/2026 قانون کی متعلقہ دفعات کے تحت این ڈی پی ایس ایکٹ میں درج کیا گیا ہے، اور تحقیقات کو حرکت میں لایا گیا ہے۔ اونتی پورہ پولیس معاشرے سے منشیات کی لعنت کو ختم کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ عوام الناس سے درخواست ہے کہ وہ پولیس کے ساتھ تعاون کریں اور منشیات فروشی سے متعلق کوئی بھی معلومات شیئر کریں۔ ادھر جاری نشا مکت جموں وکشمیر ابھیان کے تحت منشیات کی اسمگلنگ کیخلاف جاری کارروائی میں، سوپور پولیس نے جمعہ کو قصبے میں 2 الگ الگ کارروائیوں میں 2 افراد کو گرفتار کیا اور بھاری مقدار میں ممنوعہ اشیاء برآمد کیں۔ پولیس نے ایک بیان میں کہا کہ سوپور پولیس نے 2 الگ الگ کارروائیوں میں ریکوری کرکے اور این ڈی پی ایس ایکٹ کے تحت 2 افراد کو گرفتار کرکے ایک بڑی کامیابی حاصل کی۔ شاہ فیصل مارکیٹ سوپور میں ایک ایگزیکٹیو مجسٹریٹ کی موجودگی میں تلاشی لی گئی۔ یہ تلاشی آگے اور پیچھے کے روابط کا پتہ لگانے اور سپلائی چین کو ختم کرنے کی کوششوں کے ایک حصے کے طور پر کی گئی، مختار احمد کنجوال ولد غلام رسول کنجوال ساکنہ نورباغ سوپور کی کراکری کی دکان میں تلاشی لی گئی۔ تلاشی کے دوران، سائیکوٹرپک مادے بشمول اسپاسموپلاژن، پلسموگا بلن، پلسموگابلا، ٹیبلٹ، پری گوڈین نما مادے کی غیر سیل شدہ بوتلیں، اور براؤن شوگر جیسی ممنوعہ مادہ برآمد کر کے مناسب طریقہ کار کے مطابق ضبط کر لیا گیا۔ اس کیس کے سلسلے میں ملزم کو گرفتار کیا گیا ہے۔ ایک الگ کارروائی میں واگب کراسنگ پر رات کے ناکے کی چیکنگ کے دوران، پولیس چوکی پتوکھاہ کی ایک ناکا پارٹی نے ایک شخص کو روکا جس کی شناخت تنویر احمد شاہ ولد محمد اکبر شاہ ساکنہ واگوب سوپور کے طور پر کی گئی۔ ذاتی تلاشی لینے پر اس کے قبضے سے سائیکوٹراپک مادہ برآمد کیا گیا۔ اس کے مطابق پولیس تھانہ تارزو میں ایک ایف آئی آر نمبر 59/2026 تحت این ڈی پی ایس ایکٹ کی دفعہ 8/22 درج کی گئی۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ دونوں معاملات میں مزید تفتیش جاری ہے تاکہ اس میں ملوث ماخذ اور وسیع تر روابط کا پتہ لگایا جا سکے۔ سوپور پولیس نے منشیات کی اسمگلنگ کے خلاف اپنی زیرو ٹالرنس پالیسی کا اعادہ کیا اور اس بات پر زور دیا کہ نشامکت جموں وکشمیر ابھیان کے تحت سخت نفاذ اور ٹارگٹڈ تحقیقات دونوں ہی منشیات کے نیٹ ورک کو ختم کرنے اور معاشرے کو منشیات کی لعنت سے بچانے کے لیے جاری رکھیں گے۔ ادھر جموں وکشمیر پولیس نے منشیات کیخلاف کریک ڈاؤن کے ایک حصے کے طور پر راجوری اور اودھم پور اضلاع میں 2 منشیات فروشوں کی 55 لاکھ روپے سے زیادہ کی جائیدادیں ضبط کی۔ حکام نے جمعہ کو بتایا کہ راجوری میں، پولیس نے تقریباً 43.13 لاکھ روپے کی ایک منزلہ رہائشی عمارت کو منسلک کیا جس کی ملکیت مراد پور کے سوراب کمار کی ہے، جو کہ نارکوٹک ڈرگس اینڈ سائیکوٹراپک سبسٹنس (این ڈی پی ایس) ایکٹ کے تحت متعدد مقدمات میں ملزم ہے۔ عہدیداروں نے بتایا کہ اودھم پور میں، پولیس نے ایک ہونڈا سٹی کار کو منسلک کیا جس میں تقریباً 12 لاکھ روپے مالیت کا جعلی رجسٹریشن نمبر تھا، جس کا تعلق بھنہ کے ایک معروف منشیات فروش راکیش کمار سے ہے۔ انہوں نے بتایا کہ پتہ چلا کہ یہ کار منشیات کی سمگلنگ سے حاصل ہونے والی رقم سے خریدی گئی تھی۔ عہدیداروں نے بتایا کہ یہ کارروائیاں منشیات کی اسمگلنگ کو روکنے اور اس میں ملوث افراد کے مالیاتی نیٹ ورکس کو ختم کرنے کے لیے نشامکت جموں وکشمیر ابھیان' کا حصہ تھیں۔ دریں اثناء جموں وکشمیر پولیس نے ضلع کٹھوعہ میں 21.68 کلوگرام سے زیادہ غیر قانونی طور پر کاشت کی گئی افیون (پوست) کے پودے ضبط کیے ہیں اور ایک شخص کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے

107

میں ڈپٹی کمشنر سرینگر اکشے لابرو، چیف انجینئر کے پی ڈی سی ایل، سپرانٹنڈنٹ انجینئر یو ای ای ڈی، ایگزیکٹیو انجینئر آر اینڈ بی، این بی سی سی کے نمائندے اور دیگر متعلقہ افسران نے شرکت کی۔ اجلاس کے آغاز میں سپرنٹنڈنگ انجینئر یو ای ای ڈی نے تفصیلی پریزنٹیشن پیش کی جس میں بجلی کی فراہمی، پیچ کے مسائل، زیر التوا گھریلو کنکشنز، 90 فٹ روڈ کے کنارے دکانوں کی منتقلی اور علمگری بازار میں غیر محفوظ عمارتوں کی مسماری جیسے امور کا احاطہ کیا گیا۔ انہوں نے گریٹر سری نگر کے زون۔ III میں نئی آبادکاریوں کے لیے تفصیلی پروجیکٹ رپورٹ (DPR) کی تیاری سے متعلق بھی آگاہ کیا، جس میں جدید ٹیکنالوجی جیسے ٹرشری ٹریٹمنٹ اور اسکاڈا (SCADA) سسٹم شامل کیے جا رہے ہیں۔ اجلاس میں دیگر مجوزہ ایس ٹی پیز کی پیش رفت کا بھی جائزہ لیا گیا، جن میں ڈل جھیل کی آلودگی کم کرنے کے لیے 30 ایم ایل ڈی پلانٹ، اچھی باغ میں 14 ایم ایل ڈی ایس ٹی پی اور دودھ گنگا میں آلودگی کے خاتمے کے لیے 6 ایم ایل ڈی پلانٹ شامل ہیں۔ جائزہ اجلاس کے دوران ڈویژنل کمشنر نے ہدایت دی کہ نورباغ ایس ٹی پی میں بجلی اور پیچ سے متعلق تمام مسائل کو 31 مئی تک حل کیا جائے تاکہ پلانٹ کو مکمل طور پر فعال بنایا جا سکے۔ انہوں نے زیر التوا گھریلو کنکشنز کو جلد از جلد مکمل کرنے پر بھی زور دیا۔ دکانوں کی منتقلی کے حوالے سے حکام نے بتایا کہ یو ای ای ڈی کی جانب سے فنڈز جاری کیے جا چکے ہیں اور یہ عمل رواں سال اگست تک مکمل ہونے کی توقع ہے۔ اجلاس میں یہ بھی بتایا گیا کہ زون۔ III کی نئی آبادکاریوں کے لیے تازہ ڈی پی آر تیار کی جا رہی ہے، جس میں جدید نظام جیسے ٹرشری ٹریٹمنٹ، اسکاڈا اور آن لائن کنٹینیوس ایفلوئنٹ مانیٹرنگ سسٹم (OCEMS) شامل ہوں گے۔ 30 ایم ایل ڈی کے مجوزہ ایس ٹی پی کے بارے میں بتایا گیا کہ تمام زیر التوا مسائل حل ہو چکے ہیں،

ازنیابت گوم احمد پورہ
عنوان: درخواست منجانب تبسم عاشق دختر عاشق حسین یتو ساکنہ نولری تحصیل پٹن نسبت DOB سرٹیفیکیٹ بحق خود

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے نسبت کاغذات عدالت ھذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز مطابق نمبردار دہ و چوکیدار علاقہ سائلہ مذکورہ اپنے والد کے ہمراہ موضع نولری پٹن میں ہی رہائش پذیر ہے۔ نیز مطابق سکول ریکارڈ سائلہ مذکور کی تبسم عاشق مورخہ 29/09/2010 کو پیدا ہوئی ہے جس کے نسبت سائلہ اپنے حق میں یوم پیدائش DOB سرٹیفیکیٹ حاصل کرنے کی خواہاں ہے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفیکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار گوم احمد پورہ

سروے اور ڈیزائن کا کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ سائٹ کی تیاری جاری ہے۔

108

جے کے این ایس کے مطابق، سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایس ایس پی) سوپور افتخار طالب نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ مقدمات قانون کی متعلقہ دفعات کے تحت درج کئے گئے ہیں اور پولیس ضلع سوپور کی حدود میں منشیات کی سپلائی کرنے والے نیٹ ورکس کو ختم کرنے کیلئے مزید تحقیقات جاری ہیں۔ سینئر پولیس افسر نے بتایا کہ حالیہ کچھ وقت کے دوران 17 اپریل تک 34 ایف آئی آر درج کر کے 40 افراد کو گرفتار کیا گیا ہے اور ان کی تحویل سے بڑی مقدار میں منشیات اور نشہ آور ادویات کو برآمد کر کے ضبط کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 100 روزہ نشہ مکت جموں وکشمیر مہم کے وسیع تر وژن کا حصہ ہے، جس کا مقصد معاشرے سے منشیات کی لعنت کو ختم کرنا ہے۔ پولیس ٹیمیں فعال طور پر منشیات فروشوں کو نشانہ بنا رہی ہیں اور منشیات کی تقسیم کے سلسلے کو توڑنے کے لیے کام کر رہی ہیں۔ ایس ایس پی سوپور نے اس بات پر زور دیا کہ یہ مہم صرف نفاذ تک محدود نہیں ہے بلکہ اس کی روک تھام اور کمیونٹی کی شرکت پر بھی توجہ دی گئی ہے۔ ایس ایس پی سوپور افتخار طالب نے عوام پر زور دیا کہ وہ منشیات سے متعلق سرگرمیوں کے بارے میں معتبر معلومات کے ساتھ آگے آئیں اور معاشرے کی حفاظت میں پولیس کی مدد کریں۔ سینئر پولیس افسر نے زور دے کر کہا کہ سوپور پولیس نوجوانوں کے لئے محفوظ اور صحت مند ماحول کو یقینی بناتے ہوئے منشیات کی اسمگلنگ میں ملوث افراد کیخلاف سخت کارروائی کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ ایس ایس پی) سوپور افتخار طالب نے اجتماعی ذمہ داری کے لئے اپنی اپیل کا اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ منشیات سے پاک معاشرے کے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے فعال عوامی تعاون ضروری ہے۔

109

سعودی وزارت داخلہ نے کہا کہ جرمانے غیر مجاز عازمین اور حج اجازت نامے کے قواعد کی خلاف ورزی کرنے والوں دونوں کو نشانہ بناتے ہیں۔ یہ اقدامات 18 اپریل سے وسط جون تک نافذ ہوں گے، جو حج کے چوٹی کے موسم کا احاطہ کرتے ہیں، اور مکہ مکرمہ اور دیگر مقدس مقامات میں داخل ہونے یا داخل ہونے کی کوشش کرنے والوں پر لاگو ہوں گے۔ ضوابط کے تحت، اجازت نامے کے بغیر حج کرنے یا کرنے کی کوشش کرنے والے افراد کو 20 ہزار ریال (تقریباً 4.98 لاکھ روپے) تک کے جرمانے کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یہی جرمانہ وزٹ ویزا رکھنے والوں پر لاگو ہوتا ہے جو کیم ذی القعدہ سے 14 ذوالحجہ تک محدود مدت کے دوران مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے ہیں یا مقیم ہوتے ہیں۔ ایسی خلاف ورزیوں میں سہولت فراہم کرنے والوں پر ایک لاکھ ریال تک کے سخت جرمانے عائد کیے جائیں گے، بشمول وزٹ ویزوں کا انتظام، غیر مجاز حجاج کی نقل وحمل، یا رہائش فراہم کرنا۔ ملوث خلاف ورزی کرنے والوں کی تعداد کے لحاظ سے جرمانے بڑھ سکتے ہیں۔ حکام نے کہا کہ مکہ مکرمہ میں بغیر اجازت دراندازی کرنے والے مجرموں بشمول ویزہ سے زائد افراد کو ملک بدر کر دیا جائے گا اور 10 سال تک مملکت میں دوبارہ داخل ہونے سے روک دیا جائے گا۔ عدالتیں خلاف ورزی کرنے والوں کو لے جانے کے لیے استعمال ہونے والی گاڑیوں کو بھی ضبط کرنے کا حکم دے سکتی ہیں۔ وزارت نے لوگوں اور عازمین حج پر زور دیا کہ وہ حج کے ضوابط پر سختی سے عمل کریں اور خلاف ورزیوں کی اطلاع دیں۔ اس میں مزید کہا گیا کہ سزا پانے والے 30 دن کے اندر شکایت درج کر سکتے ہیں اور 60 دنوں کے اندر انتظامی عدالت میں اپیل کر سکتے ہیں۔

110

معائنہ کیا تاکہ ان کی زمینی سطح پر کارکردگی کا جائزہ لیا جا سکے۔ مقامی باشندوں نے صاف پینے کے پانی کی ناکافی فراہمی پر شدید ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جے جے ایم کے تحت کئی سکیمیں بالخصوص لفٹ واٹر سپلائی سکیمیں صحیح طریقے سے کام نہیں کر رہی ہیں جس کی وجہ سے عوام کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ قریبی علاقوں کی خواتین بھی بڑی تعداد میں باہر آئیں اور اپنی مشکلات کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ وہ مناسب فراہمی نہ ہونے کی وجہ سے پانی لانے کے لئے طویل فاصلہ طے کرنے پر مجبور ہیں۔ انہوں نے کمیٹی پر زور دیا کہ وہ اس مسئلے کو حل کرنے اور پینے کے پانی کی مستقل دستیابی کو یقینی بنانے کے لئے فوری اقدامات کرے۔ کمیٹی نے معائنہ پروگرام کے تحت مختلف پروجیکٹ مقامات کا دورہ کیا جن میں ڈبلیو ایس ایس سلوتری، بندی کامہ خان، ڈگھری، ارائی، سلونیا، راجپورہ، اعظم آباد اور کلاپک فتح پور شامل ہیں تاکہ جل جیون مشن (جل جل ایم) کے تحت جاری کاموں کی صورتحال اور معیار کا جائزہ لیا جا سکے۔ چیئرمین اور ممبران نے عوام کی طرف سے اٹھائے گئے

111

ا پر خصوصی توجہ دینے کی ہدایت دی۔ انہوں نے امسال یاتریوں کی ممکنہ بڑھتی تعداد کے پیش نظر بنیادی ڈھانچے اور سہولیات کو مزید بہتر بنانے کی ہدایات جاری کیں۔ لیفٹیننٹ گورنر کے پرنسپل سیکریٹری اور شرائن بورڈ کے چیف ایگزیکٹیو افسر ڈاکٹر مندیپ کے بھنڈاری نے یاترا سے متعلق رجسٹریشن، لنگر خدمات، کیمپوں کے قیام اور دیگر سہولیات پر تفصیلی پریزنٹیشن دی۔ ایک سرکاری بیان میں بتایا گیا کہ یاترا کے لیے رجسٹریشن 15 اپریل سے آن لائن اور آف لائن دونوں طریقوں سے شروع ہو چکی ہے اور پہلے ہی دن 19402 یاتریوں نے رجسٹریشن کرائی۔ پوجا 9 2 جون 2026 کو ادا کی جائے گی۔ چیف سیکریٹری نے بارڈر روڈز آرگنائزیشن کو ہدایت دی کہ 15 مئی تک تمام راستوں سے برف ہٹانے کا کام مکمل کیا جائے۔ محکمہ تعمیرات عامہ کو بیس کیمپوں کے اطراف سڑکوں کی مرمت اور نیل گریتھ، بالتل اور پہلگام کے ہیلی پیڈز کی بحالی کا کام جلد مکمل کرنے کو کہا گیا۔ ڈیزاسٹر مینجمنٹ محکمہ کو حساس علاقوں کی نشاندہی اور سرینگر میں مربوط کمانڈ اینڈ کنٹرول سینٹر (ICCC) کو 10 جون تک فعال بنانے کی ہدایت دی گئی۔ صفائی ستھرائی کے لیے دیہی صفائی محکمہ اور شہری بلدیاتی اداروں کو سائنسی بنیادوں پر ویسٹ مینجمنٹ یقینی بنانے کو کہا گیا۔ محکمہ صحت کو چندن واڑی اور بال تل میں 100 بستروں پر مشتمل اسپتال 20 جون تک فعال کرنے اور طبی عملہ و ایمبولینسز کی دستیابی یقینی بنانے کی ہدایت دی گئی۔ محکمہ موسمیات حقیقی وقت کی پیشگوئی فراہم کرے گا جبکہ ٹیلی کام کمپنیوں کو 15 مئی تک بہتر موبائل و انٹرنیٹ سہولیات فراہم کرنے کو کہا گیا۔

112

موسم پھر سے تبدیل ہو گیا۔ جس دوران وادی کشمیر میں موسمی تبدیلی ہوئی اور دوران شب سے ہی بارشوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ رشوں کے نتیجے میں موسم سرما جیسا احساس دوبارہ لوٹ آیا۔ بارشوں کے نتیجے میں ندی نالوں میں پانی کا تیز بہاؤ بڑھ گیا۔ محکمہ موسمیات کے مطابق بارشوں کے نتیجے میں شبانہ درجہ حرارت میں کمی آئی ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق شبانہ درجہ درجہ حرارت کے بارے بتایا کہ سرینگر میں گزشتہ رات

GOVERNMENT OF JAMMU AND KASHMIR
OFFICE OF THE CHILD DEVELOPMENT PROJECT OFFICER, SHANGUS

Subject: Provisional Selection List of Sahayikas (Anganwadi Helpers of Poshan Project Shangus and inviting of objections thereof.

PUBLIC NOTICE

In pursuance to the Government Order No. 222-JK (SWD(2022 dated 30.11.2022 and Government Order No. 103-JK (SWD(of 2023 dated 28-04-2023 and communication No. SWD-ICDS/43/2022 dated 14.08.2023 and approval from Mission Director Poshan J&K Vide No. MD/Poshan/38344-47 dated 03.12.2024) for AWH(and MD/Poshan/47117-27 dated 24.12.2025) AWWs(and advertisement Notice for Sahayikas) .Anganwadi Helpers(was issued vide vide Notification No -:21 of CDPO 2026 .Dated:-01-01-2026 .Extension Notice No: CDPO/SHG/2025-26/400 .Dated :19-01-2026 .Published in Daily Newspaper's Kashmir Monitor, Indian Times, Jabroot, Kashmir Digest on 03-01-2026 and Precious Kashmir, Daily Shaharbeen Times on 21-01-202 respectively. In response to said advertisement notices, 02 application forms were received against 01 post of Sahayika (AWH(for AWC- Eidgah Shangus (P/h- Shangus-B PC-09 (within the stipulated time period. Out of the 02 application forms, 1st meritorious candidate namely Rozi Akhter withdraw her candidature due to personal reasons. Accordingly application form of 2nd meritorious candidate namely Nayeema was scrutinized by the selection Committees (Block level selection committee(and thereby resulting in framing the Panel showing merit duly signed by all Committee members and accordingly Provisional selection list was framed. Provisional Selection list (Annexure-A(is hereby published for information of public in general and applicants/Candidates in particular for filing appeal/Objections if any.

The appeal/objection (if any(against the Provisional Selection list, shall be filed in the office of the Child Development Project Officer, Poshan Project (ICDS(Shangus against proper receipt within ten days (in office Hours(from the date of publication of this notification. No appeal/objection shall be entertained after expiry of the last date of filing/Appeal/Objection.

Annexure-A of CDPO/SHG/2026-27/35-41 Dated: 16-04-2026.

Provisional Selection List for the post of SAHAYAIKAS (Anganwadi Helper's) in response to the Adv. Notice No: 21 of CDPO 2026 Dated: 01/01/2026, further extended vide this office Extension No: CDPO/SHG/2025-26/400, Dated:19-01-2026

S.No	Appl. S.No	Panchayat Halka/ Muncipal Ward	Name of the AWC	Name of the Candidate	Parantage, W/o	Qualif.	Board	DOB (DD/MM/YY)	Married/ Unmarried	Marks 10th			Total % age	Remarks
										Max Marks	Marks Obtained	%age		
1	11	Shangus-B PC-09	Eidgah Shangus	Nayeema	W/o Abid Hussain	10th	JKBOSE	18-10-89	Married	198	500	39.60%	39.60%	Selected

No: CDPO/SHG/2026-27/35-41 Dated: 16-04-2026

Sd-/Child Dev. Project Officer,
Poshan Shangus.

DIPK No: 488/26

OFFICE OF THE EXECUTIVE ENGINEER
JAL SHAKTI DEPARTMENT PUBLIC HEALTH ENGINEERING DIVISION, BIJBEHARA

NOTICE INVITING TENDERS

Yatra Works

e-NIT No-:.08/PHE/BIJ/of 2026-27] e-Tendering[

Issued under endorsement No. PHE/BIJ/463-86

Dated:.16.04.2026

For and on behalf of theLieutenant Governor ,J&K UnionTerritorye-tenders) in SingleCoverSystem)areinvitedonpercentagebasisfromapproved andregistered Govt ,contractors, for theworksmentionedbelow-:

S No.	Name of work	Class of Contractor	Adv Cost	Earnest Money	Cost of Tender doc.	Time of completion
1.	Laying fitting of RWM, From Head works upto RSFP (at Baisaran Pahalgam(During SANJY 2026-27 under Capex Tourism MH-5452.	AAY BEE	48.43	1,45,290	1000	60days

01. The Bidding documents consisting ofqualifying information, eligibility criteria, specifications, Drawings, bill ofquantities(B.O.Q.(Set of terms and conditions of contract and other details can be seen/downloaded from the departmentalwebsitewww.jktenders.gov.inasper scheduleofdatesgiven below.

02. Bids must be uploaded on JKetenders.gov.in with cost of Tender document in shape of Treasury Receipt/e-Challan infavour ofExecutiveEngineerPHEDivisionBijbehara(Tender receivingauthority.(

03. Earnest Money equivalent to 3%ofAdv.Cost shall have to be uploaded by the tenderer in shape of CDR/FDR/BG with out which the tender shall not be entertained.

S. No.	Description	Date			Time
		DD	MM	YYYY	
1	Publishing date of NIT	17	04	2026	09:00AM
2	Download start date	17	04	2026	09:00AM
3	Bid submission start date	17	04	2026	09:00AM
4	Bid submission end date	22	04	2026	04:00PM
5	Bid opening date	23	04	2026	11:00AM

Executive Engineer,
J.S PHE Division Bijbehara

DIPK No: 490/26

The Urdu Daily
WATTAN
وطن
سرینگر

بوتل بھی اور گلک بھی!

وقت گزرنے اور ٹیکنالوجی میں ہونے والی پیش رفت کے ساتھ ساتھ اشیاء کثیر المقاصد ہوتی جارہی ہے۔اس کی مثالیں بے شمار اختراعات کی صورت میں ہمارے سامنے ہیں۔ بہترین اور سب سے عام مثال سیل فون کی ہے۔اس چھوٹے سے آلے میں ریڈیو، ٹیلی ویژن، گھڑی، الارم کلاک، اسٹاپ واچ، ٹارچ، کیلکولیٹر، ٹیپ ریکارڈر، ویڈیو گیم، ٹیلی فون، کمپیوٹر سمیت نہ جانے کون کون سے آلات یکجا ہوگئے ہیں۔ یہی اختراعی عمل عام گھریلو استعمال کی اشیاء کے ضمن میں جاری ہے۔ جیون آسان بنانے کے لیے روزمرہ استعمال کی چیزوں کو کثیر المقاصد بنایا جارہا ہے جیسے پانی کی بوتل۔ اس بوتل میں آپ پانی بھرنے کے علاوہ بیرونی جانب رقم، چابیاں اور اے ٹی ایم کارڈ وغیرہ محفوظ کرسکتے ہیں۔ اکثر و بیشتر ہم چابیاں رکھ کر بھول جاتے ہیں جس سے بڑی کوفت ہوتی ہے۔ یہ 'ملٹی پرپز' بوتل اس کوفت سے بچانے میں معاون ہوسکتی ہے اور آپ کے لیے گلک کا کام بھی دے سکتی ہے۔

'استعمال شدہ' کھلونے بچوں کے لیے نقصان دہ

ایک تازہ تحقیق میں سامنے آیا ہے کہ استعمال شدہ کھلونوں میں سے متعدد ایسے ہیں جن کے دوبارہ استعمال سے بچوں کی صحت کو خطرہ ہوسکتا ہے کیوں کہ یہ کھلونے صحت کی حفاظت سے متعلق رہنما اصولوں پر پورا نہیں اترتے۔ اس تحقیق میں سائنس دانوں نے دو سو کھلونوں کا تجزیہ کیا۔ یہ کھلونے انھوں نے برطانیہ کی چند دکانوں اور نرسریوں سے جمع کیے تھے۔ ان میں انھوں نے نقصان دہ عناصر کی موجودگی کا ٹیسٹ کیا۔ 20 کھلونے ایسے تھے جن میں کبھی نو عناصر موجود پائے گئے۔ تاہم سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ یہ کہنا مشکل ہے کہ ان کھلونوں سے خطرہ کتنا زیادہ یا کم ہے۔ تحقیق کار ڈاکٹر اینڈ ڈرو ٹرنر نے بتایا کہ 70 اور 80 کی دہائی کے لیگو برکس اس معاملے میں بہت نقصان دہ نکلے۔ انھوں نے کہا کہ 'اس دور میں حفاظتی ہدایات کی بنیاد پر کھلونوں کو ٹیسٹ نہیں کیا جاتا تھا۔ اور اب ہم انھیں استعمال کررہے ہیں۔'

کتنے خطرناک؟

ڈاکٹر ٹرنر اور ان کی ٹیم نے ان کھلونوں کا تجزیہ ایکس رے فلوریسنس ٹیکنالوجی کی مدد سے کیا۔ تحقیق میں ایسے کھلونوں کو شامل کیا گیا جنھیں بچے آسانی سے منہ میں چباتے ہیں۔ انھوں نے پایا کہ ان میں اینٹیمنی، بیریئم، برومین، کیڈمیئم، کرومیئم، سیسہ اور سیلینیئم جیسے خطرناک عناصر موجود تھے۔ پرانے دور میں جب کھلونے بنائے جاتے تھے تو ان میں ان عناصر کی موجودگی کے بارے میں سوچا نہیں جاتا تھا اور ان کھلونوں کے بازار میں آنے سے پہلے حفاظتی رہنما اصولوں سے متعلق ٹیسٹ نہیں کیے جاتے تھے۔ انہی کھلونوں کو جب بچے اپنے منہ میں رکھتے ہیں تو یہ کیمیکل ان کے منہ میں جاتے ہیں جن سے انہیں زبردست نقصان پہنچ سکتا ہے۔ ڈاکٹر ٹرنر کے مطابق سرخ، پیلی اور سیاہ پلاسٹک کے کھلونوں سے زیادہ خطرہ ہوسکتا ہے۔ ڈاکٹر ٹرنر کی تحقیق کے مطابق سرخ، پیلی اور سیاہ پلاسٹک سے بنے کھلونوں سے زیادہ خطرہ ہوسکتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ والدین کو ایسا لگتا ہے کہ استعمال شدہ کھلونے استعمال کرنے میں ہرج ہی کیا ہے۔ انھیں لگتا ہے کہ کم از کم قریبی دوستوں اور خاندان والوں سے بچوں کے لیے پرانے کھلونے لیے جاسکتے ہیں۔ سیکنڈ ہینڈ کھلونوں کی دکانوں سے یہ کھلونے سستے بھی مل جاتے ہیں۔ لیکن یہ آپ کے بچے کی صحت کو متاثر کرسکتے ہیں۔ اس طرح کے کھلونوں کی بازار میں دوبارہ فروخت پر یورپ میں پابندی عائد ہے۔ ڈاکٹر ٹرنر کہتے ہیں کہ پلاسٹک کے گہرے رنگ والے اور وہ کھلونے جنھیں بچے آسانی سے منہ میں ڈال سکتے ہیں، ان کے بارے میں والدین کو مزید معلومات دی جانی چاہئیں۔

آلودہ پانی سے خبردار کرنے والا کاغذی سنسر

نیویارک// آلودہ پانی اب بھی دنیا کے غریب ممالک میں امراض کی سب سے بڑی وجہ بنا ہوا ہے۔ افریقہ اور ایشیا کے غریب ممالک کیلیے اب ایک ایسا کاغذی ٹیسٹ بنایا گیا ہے جو فوری طور پر پانی میں موجود مضرِ صحت اجزا سے خبردار کرسکتا ہے۔ کاغذ کے چھوٹے سے ٹکڑے سے بنا یہ ٹیسٹ یونیورسٹی آف باتھ کے سائنس دانوں نے تیار کیا ہے جو پانی پینے سے قبل اس کے صاف یا آلودہ ہونے کی بروقت خبر دیتا ہے جس سے صرف غریب ہی نہیں بلکہ سیاحت اور کیمپنگ کرنے والے مہم جو بھی استفادہ کرسکیں گے۔ یہ سنسر بالکل لٹمس پیپر کی طرح کام کرتا ہے جو اسکول اور کالج وغیرہ کی تجربہ گاہوں میں عام استعمال کیا جاتا ہے۔ لٹمس پیپر ہی کی مانند، جب اس کاغذی سنسر کو زیادہ تیزابیت والے پانی میں ڈالا جائے تو اس کا رنگ تبدیل ہوجاتا ہے۔ اس کاغذ کا وزن صرف ایک گرام ہے اس پر کاربن، الیکٹروڈز اور برقی زدہ 'الیکٹرک بیکٹیریا' کی ایک پتلی تہہ چڑھائی گئی ہے۔ اگر پانی میں فارم ایلڈی ہائیڈ، کیڑے مار دوائیوں کے کیمیکل، بھاری دھاتیں اور دیگر چھوٹی بڑی آلودگیاں ہوں تو یہ ان زہریلے مرکبات کو شناخت کر کے ایک 'وارننگ سگنل' دیتا ہے۔ یہ سگنل رنگ تبدیل کرنے سے لے کر کسی اور طریقے سے بھی ظاہر ہوسکتا ہے۔ علاوہ ازیں سیاحوں، پہاڑی علاقوں اور کسی ہوٹل میں ٹھہرنے والے افراد کیلیے بھی یہ کاغذ بہت مفید ہے۔ پانی میں اگر خطرناک بیکٹیریا ہوں تو پیپر ٹیسٹ اسے بھی ظاہر کردیتا ہے اور اس میں بہت وقت نہیں لگتا۔ اگلے مرحلے میں سنسر کی معلومات کو وائرلیس کے ذریعے کسی موبائل فون یا دوسرے آلے تک پہنچانے پر کام ہورہا ہے۔ کاغذی واٹر ٹیسٹ بنانے والی ٹیم کی اہم رکن ڈاکٹر مائریلا ڈی لورینزو باتھ یونیورسٹی میں کیمیکل انجینئرنگ شعبہ کی سربراہ ہیں۔

'صحت مند موٹے' بھی خطرے کی زد میں

ماہرین نے کہا ہے کہ یہ بات غلط ہے کہ موٹے لوگ طبی طور پر فِٹ ہو سکتے ہیں۔ ایک تازہ تحقیق میں ماہرینِ صحت نے برطانیہ میں 35 لاکھ لوگوں کے طبی ریکارڈ کا جائزہ لیا۔ معلوم ہوا کہ وہ لوگ جو موٹے تھے لیکن ان میں بلڈ پریشر، ذیابیطس یا دل کی بیماری کی علامات نہیں تھیں، انھیں بھی بعد میں جا کر مختلف بیماریاں لاحق ہوگئیں۔ یہ نتائج اس سے قبل ہونے والے تحقیقات کی تردید کرتے ہیں۔ انگریزی اصطلاح fat but fit ایک ایسا مقبول عام تصور ہے جس کے مطابق اگر کسی شخص کا شوگر اور کولیسٹرول لیول مقررہ حد کے اندر ہو تو اس کا زائد وزن نقصان دہ نہیں ہوتا۔ اس تصور کو پرکھنے کے لیے یونیورسٹی آف برمنگھم کے تحقیق کاروں نے 1995 سے 2015 تک برطانیہ کے لاکھوں مریضوں کے ریکارڈ کا تجزیہ کیا۔

Maattam؛ مریض کی ایک سے دوسرے بیڈ پر محفوظ منتقلی کا منفرد نظام

اسپتالوں خاص طور سے سرکاری اسپتالوں کے شعبہ ہنگامی امداد کے باہر روزانہ درجنوں ایمبولینسیں آکر رکتی ہیں جن میں سے مریضوں کو اتار کر طبی امداد کے لیے اندر منتقل کیا جاتا ہے۔ ایمبولینس کے اندر مریض اسٹریچر پر ہوتا ہے۔ اسٹریچر اٹھا کر گاڑی سے باہر نکالا جاتا ہے اور مریض کو اٹھا کر دوسرے اسٹریچر پر ڈال کر اسپتال کے اندر منتقل کیا جاتا ہے۔ ہنگامی طبی امداد کے بعد اگر مریض کو داخل کرنا ہو تو پھر اسے ایمرجنسی میں رکھے ہوئے بیڈ سے اٹھا کر ایک بار پھر اسٹریچر پر رکھا جاتا ہے اور متعلقہ مرض کے شعبے میں لے جاکر دوسرے بیڈ پر منتقل کیا جاتا ہے۔ منتقلی کا یہ عمل مریض کے لواحقین، ایمبولینس کا ڈرائیور، اسپتال کا اسٹاف مل کر انجام دیتے ہیں۔ مریض کی حالت اگر نازک ہے تو ایک سے دوسرے بیڈ پر منتقلی کے دوران اٹھانے سے اسے تکلیف پہنچتی ہے اور اس کی حالت مزید خراب ہوسکتی ہے، کیوں کہ اسے انسانی ہاتھ اٹھا کر دوسرے بیڈ پر منتقل کرتے ہیں۔ اس دوران کسی عضو پر پڑنے والا دباؤ یا اٹھانے کے دوران ہونے والی کوئی بے احتیاطی مریض کے لیے انتہائی خطرناک بھی ثابت ہوسکتی ہے۔ اس کے تدارک کے لیے بھارت میں ایک طالب علم نے یہ خصوصی بیڈ ایجاد کیا ہے۔ یہ بیڈ دراصل مریض کو اسپتال میں ایک سے دوسرے بیڈ پر منتقل کرنے کا سسٹم ہے۔ بیڈ نما یہ سسٹم ایک کنویئر بیلٹ پر مشتمل ہے جو کسی بھی اسٹریچر بیڈ سے منسلک ہوسکتی ہے۔ اسے اسٹریچر اور بیڈ یا دو بیڈز کے درمیان رکھا جاسکتا ہے۔ کنویئر بیلٹ کی مدد سے مریض بستر سمیت اس پر آتا ہے جسے بعد ازاں اگلے بستر پر منتقل کردیا جاتا ہے۔ اس پورے عمل کے دوران انسانی مدد کی ضرورت پیش نہیں آتی، اور منتقلی کے عمل سے جڑے خطرات بھی کم ہوجاتے ہیں۔ بھارتی طالب علم کا تیار کردہ یہ ٹرانسفر سسٹم جسے Maattam کا نام دیا گیا ہے، کئی اسپتالوں میں استعمال کیا جارہا ہے۔

ٹانسلز میں مسائل کی علامات جانتے ہیں؟

یقیناً آپ جانتے ہوں گے کہ ٹانسلز کیا ہیں اور کہاں ہوتے ہیں، مگر کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ غدود کیا کرتے ہیں اور ان میں مسائل کی علامات کیا ہیں؟۔ درحقیقت ٹانسلز میں مسائل بہت زیادہ عام ہوتے ہیں اور ہر سال لاکھوں افراد گلے کے اس غدود کو نکلوانے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔ تو یہ جان لیں کہ ٹانسلز کیا ہوتے ہیں اور ان میں مسائل ہونے پر کیا کرنا چاہئے۔۔۔ٹانسلز کیا کام کرتے ہیں؟۔۔ یو ایس نیشنل لائبریری آف میڈیسین کے مطابق ٹانسلز جسم کے لمفی سسٹم کا حصہ ہوتے ہیں جو کہ انفیکشن کے خلاف لڑائی میں مددگار رہتا ہے۔ چونکہ یہ گلے کے پیچھے موجود ہوتے ہیں، اسی لیے ٹانسلز ایسے جراثیم جو ناک یا منہ کے ذریعے جسم میں داخل ہوتے ہیں، کے خلاف پہلی دفاعی دیوار ثابت ہوتے ہیں۔ ٹانسلز کو پروردگار نے اس طرح بنایا ہے کہ وہ جراثیموں کو جسم میں آگے جانے سے روکتے ہیں جبکہ دفاعی نظام کو حملہ آور سے خبردار کرکے لڑنے کے لیے تیار کرتے ہیں۔ تاہم اگر زیادہ کام کرنے پر ٹانسلز بھی انفیکشن کا شکار ہوسکتے ہیں، جس کے نتیجے میں وہ سوج اور خراش کا شکار ہوجاتے ہیں، جسے ٹانسلز کا ورم بھی کہا جاتا ہے، ایسا ہونے پر آپ کو بھی گڑبڑ کا احساس ہوجاتا ہے کیونکہ گلا سوج جاتا ہے جبکہ تکلیف بھی ہوتی ہے، تاہم اس کی چند دیگر علامات بھی ہوتی ہیں۔ سانس میں بو۔۔ سانس میں بو مختلف وجوہات کی بناء پر ہوسکتی ہیں، مگر اس کی ایک بڑی وجہ ٹانسلز اسٹون یا پتھری بھی ہوسکتی ہے۔ ٹانسلز کی یہ پتھری عام طور پر اس غدود میں پھنسنے والے کچرے سے بنتی ہے، عام حالات میں بھی ٹانسلز بیکٹریا، مردہ خلیات اور دیگر مواد سے بھرے ہوتے ہیں۔ یہ پھنس جانے والا کچرا وقت کے ساتھ سفید ڈبوں کی شکل اختیار کرلیتا ہے، جس کے نتیجے میں سانس بدبودار ہوجاتی ہے۔ اس کا علاج آسان ہے بس دانتوں پر برش اور غرارے کرنا اس پھنسے ہوئے کچرے کو نکالنے میں مدد دیتا ہے۔۔۔ نگلنے میں تکلیف ہونا۔۔ ویسے تو اکثر ٹانسلز اسٹون چھوٹے اور مشکل کا باعث نہیں بنتے، مگر جب وہ بڑے ہوں تو کھانا نگلنا تکلیف دہ ہوجاتا ہے۔ ماہرین کے مطابق جب یہ پتھری سخت ہوتی ہے تو مسئلے کا باعث بنتی ہے اور اگر کھانا نگلنے میں تکلیف ہو جبکہ گلے میں خراش یا الرجی وغیرہ کے شکار نہ ہو، تو یہ بڑے ٹانسلز اسٹون کی موجودگی کا عندیہ ہوتا ہے۔ اس مسئلے سے نجات کے لیے ماہر ڈاکٹر سے رجوع کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔۔خراٹے۔۔طبی ماہرین کے مطابق ٹانسلز میں بڑی پتھری خراٹوں کا باعث بھی بنتی ہے کیونکہ یہ ہوا کی گزرگاہ پر اثرانداز ہوتی ہے، ویسے تو یہ عارضہ خطرناک نہیں، ماسوائے اگر سانس رکنے کی تکلیف بھی ساتھ میں لاحق ہوجائے۔ ٹانسلز کے باعث خراٹوں کا مسئلہ اکثر بچوں کو ہوتا ہے مگر ہر سو میں سے چار بالغ افراد بھی اس کا شکار ہوتے ہیں۔ ایسا ہونے پر ڈاکٹر سے رجوع کرنا بہتر ہوتا ہے۔۔کیا ٹانسلز نکلوانا ٹھیک ہے؟۔۔۔ٹانسلز کو معمولی سرجری سے نکال دینا بہت عام ہے کیونکہ مختلف ٹشوز پھر یہ کام کرنے لگتے ہیں، تاہم طبی ماہرین کے مطابق اب سرجری ہی واحد علاج نہیں بلکہ دیگر طریقہ علاج بھی موجود ہیں۔ اب یہ سرجری آخری آپشن ہونا چاہئے اور وہ بھی مسائل کے حل کا کوئی ٹھوس حل نہیں۔

Onion Holder پیاز کاٹیں تیزی اور بے فکری کے ساتھ

پیاز وہ سبزی ہے جس کے بغیر شاید ہی کوئی سالن یا ترکاری پکائی جاسکتی ہو۔ خاگینے کی سادہ سی ڈش سے لے کر شاہی قورمے تک ان گنت پکوانوں میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔ گھریلو خواتین کو روز ہی پیاز کاٹنے کے مرحلے سے گزرنا پڑتا ہے۔ یہ کام وہ چاقو یا چھری کی مدد سے انجام دیتی ہیں۔ بعض اوقات پیاز کاٹتے ہوئے بے دھیانی میں چھری زیادہ چل جاتی ہے۔ اس کے نتیجے میں انگلی یا انگوٹھا زخمی ہوجاتا ہے۔ ان واقعات سے بچنے کے لیے یہ سادہ سا آلہ بہترین ہے۔ اسے 'انین ہولڈر' یعنی 'پیاز پکڑنے والا' آلہ کہا جاتا ہے۔ کنگھے سے مشابہ اس آلے میں مخصوص فاصلے سے پتلی آہنی سلاخیں لگی ہوئی ہیں۔ آپ انھیں لمبی کیلیں بھی سمجھ سکتے ہیں۔ یہ نوکیں پیاز میں گاڑ کر اسے 'بے حس و حرکت' کردیا جاتا ہے۔ سلاخوں کے درمیان میں بہ آسانی اور تیزی سے چھری چلائی جاسکتی ہے۔ انین ہولڈر کے دو فائدے ہیں: ایک تو یہ کہ اس کے استعمال سے ہاتھ کے زخمی ہونے کا امکان نہیں رہتا، دوسرا یہ کہ پیاز کو یکساں جسامت کے چھلوں یا ٹکڑوں میں اور تیزی کے ساتھ کاٹا جاسکتا ہے۔

بیماریوں سے بچاتا ہے لہسن

ملتان// لہسن کا استعمال صرف کھانے پکانے تک ہی محدود نہیں بلکہ اس کا استعمال بہت سی بیماریوں سے بھی بچاتا ہے۔ لہسن کو ویسے تو کھانوں میں استعمال کیا جاتا ہے لیکن اس کے علاوہ لہسن کے بہت سے فائدے ہیں جو انسان کو صحت مند بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں جس کے بارے میں بہت کم لوگ جانتے ہیں لہذا آپ کو لہسن کے وہ فوائد بتائے جارہے ہیں جس کے استعمال سے آپ بیماریوں کو نہ صرف دور بھگا سکتے ہیں بلکہ بال اور جلد کو بھی خوبصورت بنا سکتے ہیں۔۔۔نزلہ زکام سے بچاؤ کے لیے:۔۔۔سردیوں میں نزلہ زکام کی شکایات اکثر رہتی ہے لہذا کھانے میں لہسن کا استعمال قوت مدافعت کے نظام کو مضبوط کرتا ہے جب کہ زکام سے بچنے کے لیے لہسن کی چائے کا بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

فٹنس ایپ کی مدد سے امریکی فوجی اڈوں کی معلومات عیاں

فٹنس ٹریکنگ ایپ 'سٹراوا' کا استعمال سیکورٹی خدشات میں اضافے کا سبب بن گیا ہے کیونکہ اس کے استعمال کرنے والوں کا 'ہیٹ میپ' ریکارڈ ہونے کی وجہ سے دنیا بھر میں مختلف فوجی اڈوں کے نقشے عیاں ہوگئے ہیں۔ فٹنس کا ریکارڈ رکھنے والی یہ ایپ ورزش کرنے والوں کی جسمانی توانائی یا 'ہیٹ میپ' کو ریکارڈ کرتی ہے اور نقشوں پر ان کی ورزش کرتے ہوئے راستے ظاہر کرتی ہے جہاں وہ بھاگ رہے ہوتے ہیں، پیرا کی کر رہے ہوتے ہیں یا سائیکل چلا رہے ہوتے ہیں۔ نئی معلومات کے مطابق فوجیوں کی جانب سے اس ایپ کا استعمال ہونے کی وجہ سے کئی بیرون ممالک واقع فوجی اڈوں کے نقشے اور معلومات ظاہر ہوگئی ہیں اور ان میں سے کئی اڈے افغانستان اور شام میں واقع ہیں جہاں یہ فوجی ورزش کرتے ہیں۔ امریکی فوج کے ترجمان کے مطابق وہ اس ایپ کی مدد سے بننے والے ہیٹ میپ کا جائزہ لے رہے ہیں۔ سٹراوا ایپ صارفین کے موبائل فون کی گلوبل پوزیشنگ سروس یعنی جی پی ایس کی مدد سے ان کی ورزش کرنے کی سرگرمیوں کو ریکارڈ کرتی ہے اور دنیا بھر میں اس کے ڈھائی کروڑ سے زیادہ صارفین ہیں۔ سٹراوا کی جانب سے نومبر میں جاری کیے جانے والے مواد میں 2015 سے لے کر ستمبر 2017 تک ان کے صارفین کی سرگرمیاں ریکارڈ کی گئی تھیں۔ لیکن اس مواد کے حوالے سے خبر سامنے آنے کی وجہ 20 سالہ آسٹریلوی طالبعلم ناتھان روزر ہے جنھوں نے اس مواد کو انٹرنیٹ پر ایک نقشہ کشی کی ویب سائٹ پر دیکھا اور ان کو احساس ہوا کہ مختلف فوجی اڈوں میں موجود فوجی اس ایپ کا استعمال کر رہے تھے اور بلا ارادہ اپنے فوجی اڈوں کے نقشے ظاہر کر رہے تھے۔ بی بی سی سے بات کرتے ہوئے ناتھان روزر نے کہا: 'میں نے ان کو دیکھا اور مجھے فوراً احساس ہوا کہ یہ نہیں ہونا چاہیے تھا، یہ اچھی بات نہیں ہے۔' اس ایپ کی مدد سے شام، یمن، نائیجر، افغانستان اور جبوتی جیسے مختلف ممالک میں موجود فوجی اڈوں کے نقشے ظاہر ہوئے ہیں۔ معلومات سامنے آنے کے بعد امریکی محکمہ دفاع کی ترجمان میجر آڈریشیا حارث نے کہا کہ 'ہم ان واقعات کو بہت سنجیدگی سے لیتے ہیں اور اس صورتحال کا جائزہ لے رہے ہیں کہ اپنے فوجیوں کو مزید تربیت اور ٹریننگ فراہم کی جائے۔ یاد رہے کہ امریکی حکومت اس نوعیت کے واقعات سے آگاہ ہے اور 2016 میں انھوں نے حکومت کی جانب سے جاری کیے گئے موبائل فون پر پوکی مون گو نامی گیم کے استعمال پر پابندی عائد کردی تھی۔ برطانیہ کے محکمہ دفاع نے بھی کہا ہے کہ وہ اس واقعے کی نگرانی کر رہے ہیں اور 'فوجیوں کی اور فوجی اڈوں کی سیکورٹی کے حوالے سے جائزہ لے رہے ہیں۔'

گوشت تازہ ہے یا باسی؟ اب یہ اسمارٹ ڈیوائس آپ کو بتائے

''ذکیہ۔۔۔۔ ذرا دیکھنا تو، یہ مچھلی خراب تو نہیں ہوگئی۔ مجھے تو اس میں بُو محسوس ہورہی ہے۔'''' اچھا امی جان۔ لائیے مجھے دیجیے۔۔۔۔۔۔۔۔ نہیں امی مجھے تو ٹھیک لگ رہی ہے۔ ہلکی سے بُو تو ہے مگر مچھلی میں بُو تو ہوتی ہی ہے۔'''' دیکھ لو میرے خیال میں تو یہ خراب ہوگئی ہے، ایسا نہ ہو کھانے کے بعد سب فوڈ پوائزننگ کا شکار ہوجائیں۔'''' نہیں امی، پکا لیجیے۔ آپ کو وہم ہورہا ہے۔ محض وہم کی وجہ سے پھینک دی تو دو ہزار کا نقصان ہوجائے گا۔ ابو بتا رہے تھے پانچ سو روپے کلو ملی ہے۔'' درج بالا صورت حال گھروں میں پیش آتی رہتی ہے، جب اہل خانہ مچھلی، مرغی یا بڑے کے گوشت کے بارے میں شکوک و شبہات کا شکار ہوجاتے ہیں کہ کہیں یہ خراب تو نہیں ہوگیا۔ ایسا عام طور پر اس وقت ہوتا ہے جب کئی گھنٹے کے لیے بجلی غائب ہوجائے اور فریزر کے اطراف میں جمی ہوئی برف بھی پگھل چکی ہو۔ گوشت کی صحت کے بارے میں آپ شکوک کا شکار ہوجائیں تو یہ آلہ آپ کو مخمصے سے نکال سکتا ہے۔ یہ برقی ڈیوائس 'سونگھ' کر بتا سکتی ہے کہ بیف، مچھلی یا مرغی تازہ ہے یا باسی۔ ڈیوائس کو گوشت کے بالکل قریب لے جا کر بٹن دبا دیں اور اسمارٹ فون پر متعلقہ ایپلی کیشن کھول لیں۔ بٹن دباتے ہی یہ آلہ 'بو لینا' شروع کردے گا اور لمحوں میں اسمارٹ فون کی اسکرین پر نتیجہ ظاہر ہوجائے گا کہ گوشت صحیح ہے یا خراب۔

کالی مرچ کھانوں کا ذائقہ بڑھانے کے ساتھ کئی امراض میں بھی مفید

کھانے میں لذت کا اضافہ کرنے کے ساتھ ساتھ یہ مرچ کھانے کی خواہش میں بھی اضافہ کرتی ہے، گھر کے باورچی خانے سے بڑے بڑے ہوٹل والے اور خوانچہ فروش بھی کھانوں میں کالی مرچ کا استعمال کرتے ہیں۔ کالی مرچ ذائقہ بڑھانے سمیت غذاؤں میں اہم جزو کی حیثیت سے استعمال ہوتی ہے۔ کالی مرچ تیار کیے جانے والے کھانوں کو اچھا ذائقہ تو دیتی ہے اس کے ساتھ ساتھ یہ صحت کے لئے بھی بے حد مفید ہوتی ہے۔ کالی مرچ میں سرطانی رسولیوں کے خلاف مزاحمت پائی جاتی ہے جب کہ اس کے علاوہ کالی مرچ جلدی اور بڑی آنت کے کینسر کا جسم میں پھیلاؤ روکنے میں معاون بھی جانی جاتی ہے۔ کالی مرچ انسانی معدے میں ہائیڈروکلورک ایسڈ کے اخراج میں اضافہ کرتی ہے جس سے ہاضمے کا عمل بہتر ہوجاتا ہے اور غذائیں مناسب طریقے سے ہضم ہونے کے باعث آپ کبھی بھی قبض کا شکار نہیں ہوں گے۔ کالی مرچ جراثیم کے خلاف خصوصیات کے سبب امتیازی اہمیت رکھتی ہے، یہ آنتوں کو متاثر کرنے والے امراض کے علاج میں مدد کرتی ہے۔ کھانے میں لذت کا اضافہ کرنے کے ساتھ ساتھ یہ مرچ کھانے کی خواہش میں بھی اضافہ کرتی ہے جب کہ برصغیر ہی کیا پوری دنیا میں کالی مرچ ذائقہ بڑھانے حتیٰ کہ غذاؤں میں اہم جزو کی حیثیت سے استعمال ہوتی ہے۔ کالی مرچ وزن کم کرنے میں بھی مددگار ثابت ہوتی ہے، کالی مرچ کی اوپر والی تہہ ایسے اجزا سے بھرپور ہوتی ہے جو چکنائی سے بھرپور خلیوں میں کمی واقع کرنے کا سبب بنتی ہے اور بہتر طور پر چربی کو گھلانے کے لئے مسلسل توانائی فراہم کرتی ہے۔ پسی ہوئی کالی مرچ کو رنگ صاف کرنے والی کریم میں ملا کر استعمال کرنے سے جلد کے مردہ خلیوں کا خاتمہ کیا جاسکتا ہے جس کے جلد صاف اور چمکدار بن جاتی ہے۔ نزلہ اور زکام کی وجہ سے بند ناک کو کھولنے، ڈپریشن میں کمی، قوت قلب میں اضافہ اور اینٹی آکسیڈنٹس میں اضافہ کے لئے بھی کالی مرچ کا استعمال مفید ہے۔

روزانہ کئی لیٹر سافٹ ڈرنک پینے والا دانتوں سے محروم

آئرلینڈ// روزانہ کئی لیٹر سافٹ ڈرنک پینے والے آئرلینڈ کے باشندے کے دانت مکمل طور پر تباہ ہوچکے ہیں اور اب وہ صرف نرم غذا پر گزارا کررہے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق آئرلینڈ کے 32 سالہ مائیکل شرائیڈن سافٹ ڈرنک کے اتنے رسیا ہیں کہ وہ روزانہ 6 لیٹر تک سافٹ ڈرنک پیتے رہے جس کے بعد دھیرے دھیرے ان کے دانت گھل کر ختم ہونے لگے اور انہیں منہ میں شدید تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ اب وہ نرم اور پتلی غذا کھا رہے ہیں۔ تاہم اب ایک ماہر ڈینٹسٹ نے ان کے نئے دانت لگا دیئے ہیں۔ شرائیڈن روزانہ کئی بوتلیں سافٹ ڈرنک پیتے رہے اور دھیرے دھیرے ان کے دانت گھل کر ختم ہونے لگے۔ اس کے علاوہ انہیں دانتوں کی شدید تکلیف بھی لاحق ہوئی جس کے بعد درد کے ہاتھوں وہ پوری رات جاگتے بھی رہے ہیں۔ شرائیڈن نے بتایا کہ میں اپنے دانتوں سے پریشان تھا اور انہیں دوسروں سے چھپانے پر مجبور تھا، ساتھ ہی مجھے بولنے میں بھی شدید دقت ہورہی تھی۔ شرائیڈن کے مطابق وہ صبح بیدار ہوکر سب سے پہلے سافٹ ڈرنک پیتے تھے اور رفتہ رفتہ وہ اسے پانی کی جگہ استعمال کرنے لگے۔ ایک وقت آیا کہ سافٹ ڈرنک نہ پینے سے ان کا بدن ٹوٹتا اور جسم پر کپکپی طاری ہوجاتی تھی۔ اس کے علاوہ صبح اٹھتے ہی وہ فریج کی طرف جاتے اور میٹھی کولڈ ڈرنک پیتے رہے۔ ان کے مطابق انہیں شراب کی طرح سے اس کی لت لگ گئی تھی۔ تاہم اب ان کے دندان ساز ڈاکٹر ڈیوڈ مورناگن نے ان کے دانتوں کا تفصیلی معائنہ اور علاج کیا جس پر 60 لاکھ روپے سے زیادہ رقم خرچ ہوئی ہے۔ ان کے تمام 27 دانت نکال دیئے گئے اور ان کی جگہ ایک اعلیٰ معیار کی بتیسی لگائی گئی ہے۔ شرائیڈن اب سافٹ ڈرنک سے گریز کرتے ہیں لیکن ان کی کہانی ہر ایک کیلیے ایک سبق ہے کیونکہ اس سے ظاہر ہے کہ دانتوں جیسی سخت ترین جسمانی شے بھی سافٹ ڈرنک میں گھل کر ختم ہوجاتی ہے۔

تاریخی فتح: لیڈز یونائیٹڈ نے اولڈ ٹریفورڈ میں فتح کا ۵۴ سالہ انتظار ختم کردیا

نئی دہلی (ایم این این): لیڈز یونائیٹڈ نے اولڈ ٹریفورڈ کے میدان میں ایک سنسنی خیز مقابلے کے بعد ۱۰ کھلاڑیوں پر مشتمل مانچسٹر یونائیٹڈ کو ۱-۲ گول سے شکست دے کر اپنی تاریخ کی یادگار ترین فتوحات میں سے ایک حاصل کر لی۔ لیڈز کی لیگ مقابلوں میں اولڈ ٹریفورڈ کے ہوم گراونڈ پر یہ گزشتہ ۵۴ برسوں میں پہلی جیت ہے۔ میچ کے ہیرو لیڈز کے نوح اوکافور رہے جنہوں نے پہلے ہاف میں شاندار کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے دو گول اسکور کیے۔ پانچویں منٹ میں یونائیٹڈ کے دفاعی کھلاڑی لینی یورو کی غلطی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اوکافور نے گیند کو جال کی راہ دکھائی۔ ۲۹ ویں منٹ میں ایک بار پھر یونائیٹڈ کے دفاع میں بدنظمی دیکھنے کو ملی اور اوکافور نے اپنی ٹیم کی برتری کو دگنا کر دیا۔ مانچسٹر یونائیٹڈ کی مشکلات اس وقت بڑھ گئیں جب ۶۵ ویں منٹ میں ان کے اہم ڈیفنڈر لیسانڈرو مارٹینز کو میدان سے باہر بھیج دیا گیا۔ مارٹینز نے لیڈز کے ڈومینک کالورٹ لیون کے بال کھینچے تھے،

شریاس ایّر کی شاندار فارم، سلیکٹرز کی توجہ حاصل کی

نئی دہلی (ایم این این): شریاس ایّر نے آئی پی ایل ۶۲۰۲ء میں اپنی گزشتہ تین اننگز میں ۵۰، ناٹ آوٹ ۹۶ رن اور ۶۶ رنز بنائے ہیں۔ یہی وہ وجوہات ہیں جن کی بنا پر پنجاب کنگز اس وقت چار جیت اور ایک واش آوٹ کے ساتھ پوائنٹس ٹیبل میں سرفہرست ہے۔ ان کی حالیہ شاندار کارکردگی کے بعد ایرون فنچ کے پاس ان کی تعریف کے لیے الفاظ کم پڑ گئے۔ پنجاب کی ممبئی انڈینز پر جیت کے بعد فنچ نے ای ایس پی این کرک انفو کے ٹائم آوٹ شو میں کہا کہ "انہیں کھیلتے دیکھ کر حیرانی ہوتی ہے کہ وہ کتنے باصلاحیت ہیں۔ انہوں نے گزشتہ اور موجودہ آئی پی ایل کے درمیان کوئی ٹی ۲۰ میچ نہیں کھیلا اور اس کے باوجود شروع سے ہی دھماکہ خیز کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ ان کی کپتانی شاندار ہے۔ یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ وہ ہندوستان کے لیے مزید کرکٹ کیوں نہیں کھیلتے۔" انہوں نے مزید کہا کہ "وہ بہترین کھلاڑی ہیں اور ان کا کھیل دیکھنے میں بہت اچھا لگتا ہے۔ وہ گیند کو زور سے مارنے کی کوشش نہیں کرتے، بلکہ وکٹ کے دونوں طرف کھیلتے ہیں۔ فرنٹ فٹ اور بیک فٹ دونوں پر ان کا کھیل شاندار ہے۔ اب انہوں نے شارٹ پچ گیندوں کے خلاف اپنی کمزوری کو بھی دور کرلیا ہے اور اسے مکمل کنٹرول کے ساتھ کھیلتے ہیں۔" فنچ کے ساتھ موجود پیوش چاولہ کا بھی ماننا ہے کہ ایئر کو ٹیم میں ہونا چاہیے۔ چاولہ نے کہا کہ "میرے خیال میں اگر میں سلیکٹر ہوتا تو وہ براہ راست ٹیم میں جگہ پاتے۔ وہ مڈل آرڈر کے بہترین کھلاڑیوں میں سے ایک ہیں۔ ان کے پاس کرکٹ کا بہترین دماغ ہے اور وہ ٹیم کی قیادت بھی کر سکتے ہیں۔" ۵۲۰۲ء کے آغاز سے اب تک آئی پی ایل میں ۵۰۰ سے زیادہ رنز بنانے والے ۳۲ بلے بازوں میں ان کا اسٹرائیک ریٹ تیسرا سب سے زیادہ ہے۔

اسلام مخاچیف اٹلی کے سفر کے دوران لوٹ لیے گئے، نایاب تحفہ واپس کرنے کی اپیل

نئی دہلی (ایم این این): یو ایف سی کے ویلٹر ویٹ چیمپئن نے اپنے قریبی دوست خبیب نورمحمدوف کی ریٹائرمنٹ کے بعد ان کی جگہ سنبھالی، اور بہت سے مداحوں کا ماننا ہے کہ انہوں نے آکتاگون میں اپنے پیشرو کی میراث کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ دو مختلف ویٹ کیٹیگریز میں غالب رہنے والے ۴۳ سالہ فائٹر دنیا کے ان چند افراد میں شامل ہیں جنہیں عام لوگوں کو اپنی حفاظت کے لیے چھیڑنے سے گریز کرنا چاہیے۔ اٹلی میں مجرموں کو اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑا کیونکہ رپورٹس کے مطابق اسلام مخاچیف کا حالیہ یورپی روڈ ٹرپ منصوبے کے مطابق نہیں گزرا۔ ہاتھ سے لڑائی میں ماہر ہونے کے باوجود، کچھ افراد نے ان کا سوٹ کیس چوری کرنے کا فیصلہ کیا، جس میں کچھ قیمتی اشیاء موجود تھیں۔ مخاچیف کے مطابق چوروں نے ان کا بٹوہ اور پاسپورٹ ان کے پاس ہی چھوڑ دیا، اور ان کی جائے نماز کو بھی نہیں چھیڑا۔

پیٹ کمنز کی آئی پی ایل میں واپسی کی راہ ہموار

نئی دہلی (ایم این این): سڈنی میں پیٹ کمنز کی کمر کے نئے اسکین کے بعد انہیں بغیر کسی پابندی کے دوبارہ گیندبازی شروع کرنے کی مکمل اجازت مل گئی ہے، جس سے آئی پی ایل میں ان کی واپسی کا راستہ صاف ہو گیا ہے۔ بدھ کو ہونے والے نئے اسکین سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ کمنز کی کمر میں کھنچاؤ کا مسئلہ اب مکمل طور پر ٹھیک ہو چکا ہے۔ اس انجری کی وجہ سے وہ گزشتہ اگست سے اب تک صرف ایک ہی پروفیشنل کرکٹ میچ کھیل پائے تھے۔ آسٹریلوی فاسٹ بولر اب جمعہ کے روز ہندوستان روانہ ہوں گے تاکہ سن رائزرز حیدرآباد کی فرنچائز میں اپنے ساتھی کھلاڑی ٹریوس ہیڈ کے ساتھ شامل ہو سکیں۔ سن رائزرز کو اس ویک اینڈ پر چنئی سپر کنگز اور اگلے بدھ کو دہلی کیپٹلز کے خلاف اپنے ہوم گراونڈ پر میچ کھیلنے ہیں، تاہم کمنز احتیاط برتتے ہوئے ۵۲ اپریل کو جے پور میں راجستھان رائلز کے خلاف میدان میں واپسی کا ارادہ کر رہے ہیں۔ کمنز کی غیر موجودگی میں ایشان کشن ٹیم کی قیادت کر رہے ہیں اور ٹیم فی الحال دو فتوحات کے ساتھ پوائنٹس ٹیبل پر چوتھے نمبر پر ہے۔ پیٹ کمنز کی واپسی ان کے اس منصوبے کا حصہ ہے جس کے تحت وہ ٹیسٹ کرکٹ کے مصروف سیزن سے قبل آئی پی ایل کا دوسرا ہاف اور فائنل کھیلنا چاہتے ہیں۔ آسٹریلیا کو اگلے ۲۱ ماہ میں تقریباً ۱۲ ٹیسٹ میچز کھیلنے ہیں۔ کمنز نے حال ہی میں تینوں فارمیٹس میں کھیلتے رہنے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں اب بھی تینوں فارمیٹس کھیلنے کے لیے بہت پرجوش ہوں اور مجھے لگتا ہے کہ ہم ایسا کر سکتے ہیں۔ مجھے ٹیسٹ کرکٹ پسند ہے اور امید ہے کہ میں اگلے چار پانچ سالوں تک اسے جاری رکھ سکوں گا۔ آسٹریلیا کا ٹیسٹ سیزن اگست میں بنگلہ دیش کے خلاف سیریز سے شروع ہوگا، جس کے بعد جنوبی افریقہ، نیوزی لینڈ اور پھر ہندوستان کے خلاف پانچ ٹیسٹ میچوں کی اہم سیریز شامل ہے۔ اس کے علاوہ لارڈز میں ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ کا فائنل اور ایشیز سیریز بھی شیڈول کا حصہ ہیں۔ سن رائزرز کے اسسٹنٹ کوچ ڈین وٹوری نے سیزن کے آغاز سے قبل کمنز کی فٹنس کو بہت عمدہ قرار دیا تھا۔

لارا دتہ ہندوستان کی دوسری مس یونیورس رہی ہیں

نئی دہلی (ایم این این): لارا دتہ نے اپنی اداکاری کا آغاز ۳۰۰۲ء میں ریلیز فلم انداز سے کیا جس نے انہیں بہترین خاتون ڈیبیو کا فلم فیئر ایوارڈ دلایا۔ انہوں نے کئی کمرشیل طور پر کامیاب فلموں میں کام کیا، جن میں مزاحیہ فلمیں مستی (۴۰۰۲ء) نو انٹری (۵۰۰۲ء) بھاگم بھاگ (۶۰۰۲ء) پارٹنر (۷۰۰۲ء) ہاؤس فل (۰۱۰۲ء) اور چلو دلی (۱۱۰۲ء) اور ایکشن فلم ڈان ۲ (۱۱۰۲ء) شامل ہیں۔ ایک وقفے کے بعد، دتہ ۹۱۰۲ء میں برطانوی ڈرامہ منی سیریز بیچم ہاؤس میں نظر آئیں اور فلم بیل باٹم (۱۲۰۲ء) میں اندرا گاندھی کا کردار ادا کیا۔ اس کےبعد سے انہوں نے کئی ویب سیریز میں مختلف کردار ادا کیے ہیں۔ اداکاری کیعلاوہ انہوں نےکئی ایوارڈ شوز کی میزبانی کی ہے۔ لارا دتہ ۱۶ اپریل ۸۷۹۱ء کو ایک پنجابی ہندو والد اور ایک اینگلو انڈین ماں کیہاں غازی آباد، اتر پردیش میں پیدا ہوئیں۔ ان کے والد ونگ کمانڈر ایل کے دتہ (ریٹائرڈ) اور ان کی والدہ جینیفر مورین دتہ ہیں۔ ان کی شادی ٹینس کھلاڑی مہیش بھوپتی سے ہوئی ہے، جس سے اس کی ایک بیٹی ہے۔ لارا دتہ ۱۸۹۱ء میں بنگلور چلی گئیں جہاں انہوں جیسیز فرانسس زیویئر گرلز ہائی اسکول اور فرینک انتھونی پبلک اسکول سیہائی اسکول مکمل کیا۔ انہوں نے ممبئی یونیورسٹی سے معاشیات میں ڈگری اور مواصلات گریجویشن کیا۔ وہ انگریزی اور ہندی میں روانی رکھتی ہیں اور پنجابی اور کنڑ بھی بول سکتی ہیں۔ لارا دتہ نے ۵۹۹۱ء میں سالانہ گلیڈ رگس مین ہنٹ اور میگا موڈل مقابلہ جیتا، اس طرح ۷۹۹۱ء کے مس انٹرکانٹینینٹل پیجنٹ میں داخل ہونے کا حق حاصل کیا۔

فیفا صدر گیانی انفینٹینو کا اعلان: ایران 2026ء کے ورلڈ کپ میں ضرور شرکت کریگا

نئی دہلی (ایم این این): فیفا کے صدر گیانی انفینٹینو نے بدھ کو اس بات کی تصدیق کی ہے کہ مشرق وسطیٰ میں جاری جنگ کے باوجود ایران کی ٹیم ۶۲۰۲ء کے فٹ بال ورلڈ کپ میں "یقینی طور پر" شرکت کرے گی۔ براڈکاسٹر سی این بی سی سے گفتگو کرتے ہوئے انفینٹینو نے کہا کہ "ایران کی ٹیم ضرور آرہی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ تب تک حالات پرامن ہو جائیں گے، جس سے یقیناً مدد ملے گی۔" جون میں امریکہ میں شیڈول ٹیم کے آئندہ میچوں کے حوالے سے انہوں نے مزید کہا کہ "ایران کو آنا ہی ہے، وہ اپنے عوام کی نمائندگی کرتے ہیں، انہوں نے کوالیفائی کیا ہے اور کھلاڑی کھیلنا چاہتے ہیں۔" واضح رہے کہ ۲۸ فروری کو امریکہ اور اسرائیل کے ساتھ شروع ہونے والی جنگ کی وجہ سے عالمی ٹورنامنٹ میں ایران کی شرکت پر شکوک و شبہات پیدا ہو گئے تھے۔ انفینٹینو نے اس بات پر زور دیا کہ "کھیلوں کو سیاست سے دور رہنا چاہیے۔" انہوں نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ "اگر کوئی اور پل بنانے اور انہیں برقرار رکھنے پر یقین نہیں رکھتا، تو ہم یہ کام کر رہے ہیں۔" یاد رہے کہ ۶۲۰۲ء کا ورلڈ کپ امریکہ، میکسیکو اور کینیڈا کی مشترکہ میزبانی میں ۱۱ جون سے شروع ہو رہا ہے۔ پرانا یار، نیا باس: کوچ ہویوس میسی کے لیے نرم گوشہ نہیں رکھیں گے انٹر میامی کے نئے کوچ گیلرمو ہویوس نے واضح کر دیا ہے کہ لیونل میسی کے ساتھ ان کی دہائیوں پرانی دوستی میدان میں آڑے نہیں آئے گی۔ میامی کے ہیڈ کوچ کی حیثیت سے اپنی پہلی پریس کانفرنس کرتے ہوئے ہویوس نے دوٹوک الفاظ میں کہا کہ تربیت کے دوران ارجنٹائنی سپر اسٹار کے ساتھ کوئی رعایت نہیں برتی جائے گی۔ یہ تبدیلی اس وقت آئی جب میامی کو پہلی بار ایم ایل ایس کپ جتانے والے کوچ جیویر میسکرانو نے محض چار ماہ بعد ذاتی وجوہات کی بنا پر اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔ کلب نے فوری طور پر اپنے اسپورٹنگ ڈائریکٹر، ۶۲ سالہ گیلرمو ہویوس کو یہ ذمہ داری سونپ دی ہے۔ ہویوس اور میسی کا رشتہ ۲۰ سال سے زائد پرانا ہے۔ ہویوس بارسلونا کی یوتھ ٹیم میں میسی کے ابتدائی مینٹرز (استاد) میں شامل رہے ہیں اور اس جوڑی کے درمیان آج بھی گہرے مراسم ہیں۔ "دوستی اپنی جگہ، لیکن کام اپنی جگہ۔ ہم برسوں کی رفاقت رکھتے ہیں، لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ ہم تربیتی سیشنز میں ان کے ساتھ کوئی خصوصی برتاؤ کریں گے۔"

فٹنیس اور جنون کا امتزاج: کوہلی نے اورنج کیپ کی دوڑ میں سب کو پیچھے چھوڑ دیا

نئی دہلی (ایم این این): رائل چیلنجرز بنگلورو کے مایہ ناز بلے باز وراٹ کوہلی نے آئی پی ایل میں اپنی دھاک بٹھاتے ہوئے ایک بار پھر اورنج کیپ اپنے نام کر لی ہے۔ لکھنؤ سپر جائنٹس کے خلاف کھیلے گئے اہم معرکے میں کوہلی نے نہ صرف اپنی ٹیم کی جیت میں کلیدی کردار ادا کیا بلکہ رواں سیزن میں سب سے زیادہ رنز بنانے والے کھلاڑیوں کی فہرست میں بھی ٹاپ پوزیشن چھین لی۔ چناسوامی اسٹیڈیم میں کھیلے گئے میچ میں شائقین اس وقت حیران رہ گئے جب وراٹ کوہلی پلینگ الیون کے بجائے امپیکٹ پلیئر کے طور پر میدان میں اترے۔ گھٹنے کی تکلیف کے باعث مکمل فٹ نہ ہونے کے باوجود کوہلی نے ہمت نہ ہاری اور ۴۳ گیندوں پر ۹۴ رنز کی برق رفتار اننگز کھیل کر ۱۴۷ رنز کا ہدف بنگلورو کی جھولی میں ڈال دیا۔ اس اننگز کے ساتھ ہی ان کے مجموعی رنز کی تعداد ۸۲۲ رن ہوگئی ہے، جس کے بعد انہوں نے سن رائزرز حیدرآباد کے ہینرک کلاسن (۲۲۳ رنز) کو دوسرے نمبر پر دھکیل دیا ہے۔ رواں سیزن میں اب تک بلے بازوں کے درمیان کانٹے کا مقابلہ جاری ہے۔ وراٹ کوہلی ۸۲۲ رن کے ساتھ سرفہرست ہیں۔ رجت پاٹی دار نے بھی لکھنؤ کے خلاف ۳۱ گیندوں پر ۲۷ رنز کی جارحانہ اننگز کھیل کر ٹاپ تھری میں جگہ بنا لی ہے۔ ایشان کشن اور ویبھو سوریہ ونشی بھی ۲۰۰ رنز کا سنگ میل عبور کرکے اس دوڑ میں شامل ہیں۔ دوسری جانب بولرس کے درمیان پرپل کیپ کے حصول کی جنگ بھی شدت اختیار کر گئی ہے۔ انشول کمبوج (سی ایس کے) اور پرسیدھ کرشنا (جی ٹی) ۱۰-۱۰ شکار کر کے مشترکہ طور پر پہلے نمبر پر براجمان ہیں۔ راجستھان رائلز کے جادوئی اسپنر روی بشنوئی اور لکھنؤ کے پرنس یادو ۹-۹ وکٹوں کے ساتھ ان کے تعاقب میں ہیں۔ تجربہ کار بھونیشور کمار اور کرونال پانڈیا بھی ۷-۷ وکٹیں لے کر اپنی موجودگی کا احساس دلا رہے ہیں۔

تاریخی معرکہ بائرن کے نام، ریئل میڈرڈ کا دفاع ریت کی دیوار ثابت

نئی دہلی (ایم این این): بائرن میونخ کی ٹیم لوئس ڈیاز اور مائیکل اولیسے کے آخری لمحات میں کیے گئے شاندار گولز کی بدولت ریال میڈرڈ کو کوارٹر فائنل کے دوسرے مرحلے میں ۳ کے مقابلے میں ۴ گول سے شکست دے کر یوئیفا چیمپئنز لیگ کے سیمی فائنل میں پہنچ گئی۔ بائرن میونخ نے یوئیفا چیمپئن لیگ کے سنسنی خیز کوارٹر فائنل مرحلے میں مجموعی طور پر ۴ کے مقابلے میں ۶ گول کی برتری کے ساتھ سیمی فائنل مرحلے میں جگہ پکی کی۔ الائنز ارینا، میونخ، جرمنی میں کھیلے گئے میچ کا آغاز انتہائی تیز رہا اور صرف ۵۳ سیکنڈ میں ارڈا گولر نے گول کر کے ریئل کو برتری دلائی تاہم بائرن نے پانچ منٹ بعد الیگزینڈر پاولووچ کے گول کے ذریعے مقابلہ ۱-۱ سے برابر کر دیا، ارڈا گولر نے ۲۹ ویں منٹ میں فری کک پر ایک اور شاندار گول کر کے اپنی ٹیم کو ۲-۱ گول سے دوبارہ برتری دلا دی لیکن بائرن میونخ کی جانب سے ہیری کین نے ۸ منٹ بعد گول کر کے مقابلہ ایک مرتبہ پھر ۲-۲ گول سے برابر کر دیا۔ پہلے ہاف کے اختتام سے قبل کیلین ایمباپے نے ٹرینٹ الیگزینڈر آرنلڈ کی پاس پر گول کر کے سکور ۳-۲ گول کر دیا، دوسرے ہاف میں کھیل قدرے سست رہا لیکن اختتامی لمحات میں لوئس ڈیاز نے ۸۹ ویں منٹ میں گول کر کے مقابلہ ۳-۳ سے برابر کر دیا جبکہ مائیکل اولیسے نے اضافی وقت میں گول کر کے اپنی ٹیم بائرن میونخ کو یادگار فتح دلائی۔ ریئل میڈرڈ کو ۸۶ ویں منٹ میں ایڈورڈو کاماوینگا کے اخراج کے باعث شدید نقصان اٹھانا پڑا جبکہ میچ کے اختتام پر ارڈا گولر کو بھی احتجاج پر ریڈ کارڈ دکھا دیا گیا۔ تاریخ رقم، روایت برقرار: اسپورٹنگ لزبن کی ہمت جواب دے گئی، آرسنل سیمی فائنل میں آرسنل کی فٹ بال ٹیم نے اسپورٹنگ کے خلاف ہوم گراونڈ پر کھیلا گیا میچ بغیر کسی گول کے برابر رہنے کے باوجود مجموعی طور پر ۰-۱ گول کی برتری کے ساتھ مسلسل دوسرے سال یوئیفا چیمپئنز لیگ کے سیمی فائنل میں جگہ بنا لی ہے۔ ایمریٹس اسٹیڈیم، لندن، انگلینڈ میں کھیلے گئے اس اعصاب شکن مقابلے میں مائیکل آرٹیٹا کی ٹیم اپنی اس برتری کا دفاع کرنے میں کامیاب رہی جو گزشتہ ہفتے لزبن میں کائی ہاورٹز کے آخری لمحات میں کیے گئے گول کی بدولت حاصل ہوئی تھی۔ مہمان ٹیم اسپورٹنگ نے بھی میچ میں گول کرنے کے کئی مواقع پیدا کیے اور پہلے ہاف کے اختتام سے قبل جینی کاتاموی والی شاٹ پوسٹ سے ٹکرا کر باہر نکل گئی، دوسرے ہاف میں آرسنل کے متبادل کھلاڑی لیانڈرو ٹروسارڈ کی شاٹ بھی کراس بار سے ٹکرا گئی۔ میچ کے آخری لمحات میں اسپورٹنگ گول کرنے میں ناکام رہی اور آرسنل نے رواں سیزن میں چیمپئن لیگ کے ۱۲ میچز میں ۸ ویں کلین شیٹ برقرار رکھی۔

سلمان خان کی نئی فلم کی شوٹنگ اپریل سے شروع، نین تارہ ہیروئن ہوں گی

نئی دہلی (ایم این این): بالی ووڈ کے سپر اسٹار سلمان خان ایک بار پھر بڑے پردے پر دھماکہ کرنے کیلئے تیار ہیں، کیونکہ وہ اپنی اگلی فلم کی تیاریوں میں مصروف ہو چکے ہیں۔ یہ پروجیکٹ معروف فلمساز وامشی پیڈیپلی کی ہدایتکاری میں بنایا جا رہا ہے، جو اپنی کمرشیل اور جذباتی کہانیوں کیلئے جانے جاتے ہیں۔ تازہ رپورٹس کے مطابق، فلم کی شوٹنگ ۸۱ اپریل سے ممبئی میں شروع ہونے جا رہی ہے۔ ابتدائی شیڈول میں ایک وسیع اسٹائل گانے کی شوٹنگ شامل ہے، جس کیلئے خاص طور پر ایک گھر کا سیٹ تیار کیا گیا ہے۔ یہ شیڈول ۴ مئی تک جاری رہنے کی توقع ہے، تاہم میکرز کی جانب سے باضابطہ تصدیق ابھی باقی ہے۔ اس فلم کی سب سے بڑی خاص بات یہ ہے کہ اس میں پہلی بار نین تارہ اور سلمان خان ایک ساتھ نظر آئیں گے۔ میکرز نے نین تارہ کو "ملکہ" قرار دیتے ہوئے ان کی شمولیت کا اعلان کیا اور کہا کہ "ملکہ کی آمد... تنوع اور خوشی کا مظہر۔ آپ کو اس خاص پروجیکٹ میں شامل کرنا ہمارے لئے اعزاز ہے۔" فلم کو سری وینکٹیشور کریئیشنز پروڈیوس کر رہے ہیں، جو اس سے قبل کئی بڑی ہٹ فلمیں دے چکے ہیں۔ پروڈکشن ہاؤس نے بھی اپنے بیان میں کہا کہ "سلمان خان ایک ایسا رجحان ہیں جنہوں نے دنیا بھر کے ناظرین کو بے شمار یادگار لمحات دیے... اب وہ ہمارے ساتھ ایک نئے بلاک بسٹر سفر پر ہیں۔" اس سے قبل، سلمان خان نے خود بھی ہدایتکار وامشی پیڈیپلی کے ساتھ ایک تصویر شیئر کرتے ہوئے عندیہ دیا تھا کہ فلم اپریل میں فلور پر جائے گی۔ انہوں نے لکھا، "دل، دماغ، جگر سے... اس اپریل سے۔" ادھر سلمان خان بیک وقت ایک اور بڑے پروجیکٹ پر بھی کام کر رہے ہیں، جس کا نام "ماترِ بھومی" ہے۔ یہ ایک جنگی ڈرامہ ہے جسے اپوروا لاکھیا ڈائریکٹ کر رہے ہیں اور اس میں چترانگدا سنگھ بھی اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ رپورٹس کے مطابق، اس فلم کی شوٹنگ میں حال ہی میں کچھ تبدیلیاں کی گئی ہیں، اور ٹیم نے ممبئی میں تقریباً ۴۰ دن کی اضافی شوٹنگ کی ہے تاکہ کہانی کو مزید بہتر بنایا جا سکے۔ اس پروجیکٹ میں ایک منفرد چینی زبان کا گانا بھی شامل کیا جا رہا ہے۔

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,